بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

معلم الاسلام

تالیف

شیخ الحدیث والتفسیر

پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی

دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا

0303-4367413 -- 0301-6002250

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

☆۔۔ فہرستِ مضامین ۔۔☆

☆......☆......☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ سَیِّدِنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ اَمَّا بَعۡدُ

جھلک

اسلام کیا ہے

دنیا کے بعض مذہبوں کے نام انسانوں کے نام پر رکھے گئے ہیں جیسے عیسائیت۔بعض مذہب صرف نسل تک محدود ہیں جیسے یہودیت۔بعض مذہبوں کے نام انکے ملک یا علاقے کے نام پر بھی رکھے گئے ہیں جیسے ہندومت۔ان مذہبوں کے نام ہی بتا رہے ہیں کہ یہ محدود مذہب ہیں۔مگر اسلام محدود مذہب نہیں ہے۔یہ ساری دنیا کا مذہب ہے۔

اسلام کا معنی ہے تسلیم کرنا اور مان لینا یعنی جو بھی مان لے اس کے لیے اسلام کا دروازہ کھلا ہے۔اسلام کا معنی سلامتی بھی ہے یعنی جو شخص اسلام میں داخل ہو جاتا ہے وہ سلامتی کا حق دار ہے۔دنیا میں بھی سلامتی اور آخرت میں بھی سلامتی۔اسی لیے جب مسلمان آپس میں ملتے ہیں تو ایک دوسرے کو السلام علیکم اور وعلیکم السلام کہتے ہیں۔یعنی آپ پر سلامتی ہو۔یہ خوبیاں دنیا کے کسی دوسرے مذہب میں نہیں ہیں۔اتنا خوبصورت نام کسی انسان کے ذہن میں آ ہی نہیں سکتا۔اللہ تعالیٰ نے خود یہ نام رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا کہ میں نے تمہارے لیے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے(المائدہ:۳)۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کے ذریعے اسلام سکھایا

ہے۔جو شخص سچے دل سے اسلام کا کلمہ پڑھ لے وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔اسلام کا کلمہ یہ ہے۔لَآاِلٰـہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔اس کلمے کا معنی یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا حق دار نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔

اللہ کے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے ہمیں ایمان ٹھیک رکھنے کا طریقہ بتایا ہے۔نیک اعمال سکھائے ہیں اور زندگی گزارنے کے آداب واخلاق سکھائے ہیں۔زندگی اور موت کے ہر معاملے میں راہنمائی فرمائی ہے۔ہر ملک اور ہر علاقے کے لوگوں کو راستہ بتایا ہے۔اتنی بڑی راہنمائی کے بعد کسی دوسرے نبی کی ضرورت نہیں رہی۔اسی لیے ہمارے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے آخری نبی بنایا ہے۔

ہمارے نبی کریم ﷺ نے اسلام کے کچھ عقائد ونظریات بتائے ہیں۔عقائد و نظریات کے علاوہ کچھ احکام وعبادات بتائی ہیں اور احکام وعبادات کے علاوہ کچھ آداب و اخلاق بتائے ہیں۔ہم نے ان ساری باتوں کو چار ابواب میں تقسیم کر دیا ہے۔

(۱)۔ اسلام کے عقائد ونظریات۔

(۲)۔ شریعت کے احکام وعبادات۔

(۳)۔ آداب واخلاق۔

(۴)۔ پیارے نبی ﷺ کی پیاری باتیں۔

اب ہم ان چاروں چیزوں کے چار باب بنا کر انہیں باری باری پڑھیں گے۔

☆......☆......☆

پہلا باب

عقائدونظریات

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا (النساء:۱۳۶)۔

ترجمہ: اور جو انکار کرے اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور آخرت کے دن کا تو بے شک وہ دور کی گمراہی میں بھٹک گیا۔

اور فرماتا ہے: إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ (القمر:۴۹)۔

ترجمہ: بے شک ہم نے ہر چیز کو طے شدہ تقدیر (حکمتِ عملی) کے تحت پیدا کیا ہے۔

یہی اسلام کے چھ بنیادی اصول ہیں۔ ان اصولوں کو عقائد بھی کہتے ہیں۔

۱۔توحید کو ماننا ۲۔فرشتوں کو ماننا ۳۔آسمانی کتابوں کو ماننا

۴۔اللہ کے تمام رسولوں کو ماننا ۵۔اللہ کی تقدیر کو ماننا ۶۔قیامت کو ماننا

ان چھ چیزوں کو ماننا ایمانِ مفصل کہلاتا ہے۔ ایمانِ مفصل کو عربی زبان میں اس طرح یاد کر لینا چاہیے۔

ایمانِ مفصل

آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ

میں نے مانا اللہ کو اور اسکے فرشتوں کو اور اسکی کتابوں کو اور اسکے رسولوں کو اور قیامت کے دن کو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے

مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوتِ

خیر اور شر کی تقدیر کو اور موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو

اس ایمانِ مفصل کو مختصر بھی کیا جاسکتا ہے۔ جسے ایمانِ مُجمل کہتے ہیں۔ ایمانِ مجمل کو عربی زبان میں اس طرح یاد کر لینا چاہیے۔

ایمان مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَا رٌ بِاللِّسَانِ

میں نے اللہ کو اسکے تمام ناموں اور صفات کے ساتھ مانا اور اسکے تمام احکام کو قبول کیا۔زبان سے اقرار کیا

وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ

اور دل سے تصدیق کی۔

اب ان عقائد کو تفصیل سے بیان کیا جا تا ہے۔

توحید

اللہ تعالیٰ کو سچے دل سے ایک ماننے اور زبان سے اس کا اقرار کرنے کو توحید کہتے ہیں۔ اللہ کا معنی ہے سچا خدا۔ یہ خدا کا ذاتی نام ہے۔اللہ کے بہت سے صفاتی نام بھی ہیں۔مثلاً خالق، رحمٰن، رحیم، کریم، رب، حی، قیوم، سمیع، بصیر، قدیر، علیم، کلیم وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو پیدا کیا ہے۔اللہ کو کسی نے پیدا نہیں کیا۔وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد نہیں۔اللہ تعالیٰ عیب سے پاک ہے۔اس جیسا کوئی نہیں۔ہم سب اسی کی عبادت کرتے ہیں۔اللہ کے سواء کسی کو خدا ماننا یا کسی کی عبادت کرنا شرک ہے۔بتوں کی عبادت کرنا شرک ہے۔سورج، چاند اور ستاروں کی عبادت کرنا بھی شرک ہے۔انسانوں اور فرشتوں کی عبادت کرنا یا انہیں خدا سمجھنا بھی شرک ہے۔بتوں کو وسیلہ سمجھ کر ان کی عبادت کرنا بھی شرک ہے۔بُت ہمیں اللہ کے قریب نہیں کر سکتے۔اللہ نے اپنے قریب لانے کے لیے بُت نہیں بنائے۔اس کام کے لیے نبی بھیجے ہیں۔نبی، مرشد اور استاد ہمیں تعلیم دیتے ہیں۔یہ ہمیں اللہ کے قریب لے جاتے ہیں۔یہ ہمارا وسیلہ ہوتے ہیں۔

فرشتے

فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں۔یہ ہمیں نظر نہیں آتے۔یہ اللہ کا ہر حکم مانتے ہیں۔

گناہ نہیں کرتے۔فرشتے نہ مذکر ہوتے ہیں نہ مؤنث۔انکی تعداد بے شمار ہے۔ان میں چار فرشتے مشہور ہیں۔حضرت جبریل علیہ السلام اللہ کے رسولوں پر وحی لاتے تھے۔حضرت میکائیل علیہ السلام لوگوں کے رزق کا انتظام کرتے ہیں۔حضرت عزرائیل علیہ السلام موت کے وقت انسانوں کی رُوح قبض کرتے ہیں۔حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔ہم ان سب فرشتوں کا ادب کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ یعنی تمام فرشتے اللہ کے عزت والے بندے ہیں(الانبیاء:۲۶)۔مگر ہم انہیں خدا نہیں سمجھتے۔

آسمانی کتابیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر کئی کتابیں اور پیغام نازل فرمائے ہیں۔ان کتابوں کے ذریعے ان رسولوں نے لوگوں کو تعلیم دی۔ان میں سے چار آسمانی کتابیں مشہور ہیں۔تورات، زبور، انجیل اور قرآن مجید۔تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی، زبور حضرت داوٗد علیہ السلام پر نازل ہوئی، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اور قرآن مجید ہمارے نبی پاک حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا۔ہم ان سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں۔مگر قرآن کے آنے کے بعد کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں رہی۔قرآن نے پہلی تمام کتابوں کو منسوخ کر دیا ہے۔ قرآن مجید میں تیس پارے ہیں۔قرآن مجید میں ۱۱۴ سورتیں ہیں۔قرآن کا معنی ہے پڑھی جانے والی کتاب۔واقعی قرآن بہت زیادہ پڑھا جاتا ہے۔اسکے حافظ گنے ہی نہیں جا سکتے۔ہر گھر میں اسکی بے حساب تلاوت ہوتی ہے۔رمضان شریف میں تراویح کی نماز میں اس کو زبانی سنا اور سنایا جاتا ہے۔قرآن میں ہر طرح کی تعلیم موجود ہے۔پوری دنیا میں یہ شان کسی دوسری کتاب کی نہیں۔آج تک کوئی آدمی قرآن جیسی کتاب نہیں لکھ سکا۔بلکہ اس جیسی ایک آیت بھی کوئی نہیں لکھ سکا۔اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ اللہ کی کتاب ہے اور اللہ جیسی بات کوئی انسان نہیں کرسکتا۔یہ قرآن کے سچی کتاب ہونے کا ثبوت ہے۔بہت سے لوگ قرآن پڑھنے کے بعد مسلمان ہو جاتے ہیں۔

رسول

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو ہدایت دینے کے لیے رسول اور نبی بھیجے۔رسول اور نبی دونوں اللہ کی طرف سے آتے تھے۔ہر رسول نبی بھی ہوتا ہے۔مگر ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔کل نبی تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں۔ان میں سے تین سو تیرہ رسول ہیں۔سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ہمارے نبی کریم ﷺ سب سے آخری نبی ہیں۔آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: **مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ** (الاحزاب:۴۰)۔

ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں،مگر اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ: **اَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ** یعنی میں آخری نبی ہوں میرے بعد نہ کوئی نبی نہیں (ترمذی:۲۲۱۹)۔ہمارے نبی ﷺ سب رسولوں اور نبیوں سے افضل ہیں۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انہیں **رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ** فرمایا ہے۔یعنی سارے جہانوں کے لیے رحمت۔ہمارے نبی کریم ﷺ سب سے اچھے تھے۔سب سے خوبصورت تھے۔وہ ہم سے محبت کرتے تھے۔ہمارے لیے دعائیں کرتے تھے۔ہم بھی ان سے بہت محبت کرتے ہیں۔ہم ان سے ماں باپ اور تمام انسانوں سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ان کی محبت ہمارا ایمان ہے۔

ہمارے نبی پاک ﷺ کو اللہ نے بے شمار علم دیا تھا۔ہمارے نبی پاک ﷺ غیب کی باتیں بھی بتا دیتے تھے۔ہمارے نبی پاک ﷺ نے بے شمار معجزے دکھائے ہیں۔ہمارے نبی کریم ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے کر کے اسے پھر جوڑ دیا تھا (بخاری:۳۶۳۷)۔آپ ﷺ نے سورج کو واپس چلا دیا تھا (مشکل الآثار:۱۲۰۷)۔آپ ﷺ کی انگلیوں سے ضرورت کے وقت پانی جاری ہوگیا تھا۔اس پانی کو بہت سے پیاسے لوگوں نے پیا تھا (بخاری:۳۵۷۷)۔آپ ﷺ کو پتھر اور درخت سلام کہتے تھے (ترمذی:۳۶۲۶)۔آپ ﷺ کا حکم سن کر درخت چل پڑا اور آپ ﷺ کے پاس آ کر کلمہ پڑھا (دارمی:۱۶)۔قرآن بھی ہمارے نبی پاک ﷺ کا معجزہ ہے۔سچے نبی

کی یہی پہچان ہوتی ہے۔اس قسم کی بہت سی چیزیں دیکھ کر اُس زمانے کے سمجھ دار لوگ مسلمان ہو گئے تھے۔آج بھی سمجھ دار اور خوش قسمت لوگ مسلمان ہوتے جا رہے ہیں۔

ہمارے نبی کریم ﷺ کا نام محمد ہے۔صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ۔جب بھی آپ کا نام لیا جائے تو صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پڑھنا چاہیے۔

محمد کا معنی ہے جس کی تعریف کی گئی ہو۔دیکھیں یہ نام کتنا خوبصورت ہے۔آپ غور کریں۔اسلام کا نام کتنا خوبصورت ہے۔قرآن کا نام کتنا خوبصورت ہے۔اور حضرت محمد ﷺ کا نام کتنا خوبصورت ہے۔اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں ان سب پر ایمان لانے کی توفیق دی۔

ہمارے نبی کریم ﷺ حضرت عبداللہ کے بیٹے تھے۔حضرت عبداللہ کے والد کا نام حضرت عبدالمطلب تھا۔ان کے والد کا نام حضرت ہاشم تھا۔اور ان کے والد کا نام حضرت عبدالمناف تھا۔رضی اللہ عنہم۔آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا تھا۔

ہمارے نبی کریم ﷺ نے چالیس سال کی عمر میں نبوت کا اعلان فرمایا۔پھر تیرہ سال تک مکہ شریف میں رہے۔پھر ہجرت فرما کر دس سال مدینہ شریف میں رہے۔۶۳ سال کی عمر شریف میں وفات پائی۔مسجد نبوی کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرے میں دفن ہوئے۔انکے پہلو میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما دفن ہیں۔یہ دونوں صحابی بہت خوش قسمت ہیں۔

تقدیر

تقدیر کا معنی ہے پروگرام۔اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے۔اس دنیا میں جو کچھ ہوگا اللہ تعالیٰ کو اس پورے پروگرام کا علم ہے۔اللہ تعالیٰ کے اس علم کو تقدیر کہتے ہیں۔اگر ہم اچھا کام کریں تو کہنا چاہیے کہ یہ اللہ کی مہربانی ہے۔اگر ہم سے غلطی ہو جائے تو کہنا چاہیے کہ یہ غلطی میں نے کی ہے۔آئندہ غلطی سے بچنا چاہیے۔اللہ ایسے بندوں کو پسند کرتا ہے۔

قیامت

ایک دن یہ دنیا فنا ہو جائے گی۔سب لوگ اللہ کے پاس حساب کتاب کے لیے حاضر ہوں گے۔اس دن کو قیامت کا دن کہتے ہیں۔

ہم سب نے مرنا ہے۔موت کو یاد رکھنے سے انسان عقل مند ہو جاتا ہے۔اچھے اچھے کام کرتا ہے۔قیامت کے دن ہم سب نے حساب دینا ہے۔نیک لوگ جنت میں جائیں گے بُرے لوگ دوزخ کی آگ میں جلیں گے۔ہمیں چاہیے کہ دنیا میں نیک کام کریں تا کہ حساب کتاب میں پاس ہو جائیں۔حساب دینے کا خوف انسان کو نیک بناتا ہے اور ظلم نہیں کرنے دیتا۔

دیگر اہم عقائد

(۱)۔ جس مسلمان نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہوا سے صحابی کہتے ہیں۔صحابیوں کی تعداد تقریباً سوالاکھ کے قریب ہے۔انبیاء علیہم السلام کے بعد روحانی طور پر سب سے بڑا رتبہ سیدنا صدیق اکبر کا ہے، پھر سیدنا عمر فاروق کا، پھر سیدنا عثمان غنی کا اور پھر سیدنا علی المرتضٰی کا رضی اللہ عنہم۔اس پر کثرت سے آیات واحادیث وارد ہیں اور تمام صحابہ اور پوری امت کا اس پر اجماع ہے (سورۃ حدید: ۱۰، سورۃ الیل: ۱۷، بخاری حدیث: ۳۶۷۸، مسلم حدیث: ۶۱۸۱، شرح نووی ۲/۲۷۲، سبع سنابل صفحہ ۵۶، تاریخ الخلفاء صفحہ ۳۷، شرح فقہ اکبر صفحہ ۶۱، الیواقیت والجواہر صفحہ ۴۳۷، ازالۃ الخفاء ۱/۳۱۱ وغیرہ)۔ان چار صحابیوں کو خلفاءِ راشدین بھی کہتے ہیں اور چار یار بھی کہتے ہیں۔

دس صحابی ایسے ہیں جن کے نام لے لے کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ جنتی ہیں: حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد، حضرت سعید، اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم (ترمذی: ۳۷۴۷)۔

(۲)۔ اہلِ بیت میں نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات سرِ فہرست شامل ہیں (سورۃ احزاب: ۳۳)۔ہمارے نبی پاک ﷺ کو اپنی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بہت محبت تھی۔یہ حضرت

ابوبکر صدیق ﷺ کی بیٹی تھیں۔ ہمارے نبی پاک ﷺ کے تین بیٹے تھے جو بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ حضرت قاسم، حضرت عبداللہ، حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہم۔ آپ ﷺ کی چار شہزادیاں حضرت رقیہ، حضرت زینب، حضرت اُم کلثوم، حضرت فاطمۃ الزہراء (المعجم الاوسط للطبرانی حدیث: ۱۴۶۳، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث: ۱۱۹۴۷، مجمع الزوائد حدیث: ۱۵۲۴۳، سیرت ابن ہشام ۱/۱۹۰، اصولِ کافی ۲/۴۳۵)۔ انکے علاوہ سیدنا علی المرتضیٰ، سیدنا امامِ حسن، سیدنا امامِ حسین، سیدنا امام محسن رضی اللہ عنہم بھی اہل بیت میں شامل ہیں (مسلم حدیث: ۶۲۶۱)۔

یہودیت اور عیسائیت دونوں انتہا پسند ہیں جبکہ اسلام انکے درمیان راہِ اعتدال پر ہے۔ اسی طرح خارجی اور رافضی بھی انتہا پسند ہیں جبکہ اہل سنت انکے درمیان راہِ اعتدال پر ہے۔ یہی طبقہ نجات پانے والا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِی** یعنی وہ لوگ نجات پائیں گے جو میرے اور میرے صحابہ کے راستے پر ہوں گے (ترمذی حدیث: ۲۶۴۱)۔ سیدنا علی المرتضیٰ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ ہم سے بغض رکھنے والے پر بھی لعنت بھیج اور حد سے زیادہ محبت رکھنے والے پر بھی لعنت بھیج (مصنف ابن ابی شیبہ ۷/۵۰۷)۔

(۳)۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ ﷺ صحابی اور فقیہ ہیں (بخاری: ۳۷۶۴، ۳۷۶۵)، حضور ﷺ نے فرمایا: اے اللہ اسے ہدایت والا اور ہدایت دینے والا بنا (ترمذی: ۳۸۴۲)۔ نیز فرمایا: اے اللہ معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم سکھا اور اسے عذاب سے بچا (مسند احمد: ۱۷۱۵۷)۔ آپ اس لشکر کے امیر تھے جسکے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان پر جنت واجب ہے (بخاری: ۲۹۲۴، ۲۷۸۸، مسلم: ۴۹۳۴)۔ آپ کاتبِ وحی ہیں اور انکی ہمشیرہ حضرت امِ حبیبہ حضور ﷺ کی زوجہِ مطہرہ ہیں (مسلم: ۶۴۰۹)۔

ہم نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ اور اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کا ادب کرتے ہیں اور کسی ایک کی بے ادبی کو بھی ایمان کیلئے مہلک سمجھتے ہیں۔ صحابہ کرام کے درمیان ہونے والی جنگوں اور مشاجرات کو ہم اللہ کے سپرد کرتے ہیں اور ان سے محبت رکھتے ہیں۔ سیدنا علی المرتضیٰ ﷺ نے

فرمایا: میرے طرف سے قتل ہونے والے اور معاویہ کی طرف سے قتل ہونے والے سب جنتی ہیں (المعجم الکبیر: ۱۶۰۴۴)۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا حسن سے پوچھا: اے ابو سعید یہاں کچھ لوگ ہیں جو معاویہ کو جہنمی کہتے ہیں، انہوں نے فرمایا: اللہ کی ان پر لعنت ہو، انہیں کیا خبر جہنم میں کون ہے (الاستیعاب صفحہ ۶۷۹)۔

(۴)۔ یزید ایک برا آدمی تھا اور واقعہ کربلا میں سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ حق پر تھے۔

(۵)۔ ائمہ اربعہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل علیہم الرحمۃ میں سے کسی نہ کسی کی تقلید لازم ہے۔ انکی تقلید کرنے والے اہل سنت ہیں۔ یہی سوادِ اعظم ہے (عقد الجید صفحہ ۳۳) اور سوادِ اعظم سے نکلنے والا جہنم کی طرف جاتا ہے (ترمذی حدیث: ۲۱۶۷)۔

(۶)۔ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور ولیوں کی کرامات حق ہیں۔ حضور کریم ﷺ جسم سمیت معراج شریف کے لیے آسمانوں پر تشریف لے گئے تھے (بخاری: ۳۸۸۷، مسلم: ۴۱۶)۔

(۷)۔ عذاب وثوابِ قبر حق ہے اور مردے سنتے ہیں (قرآنی آیات، بخاری حدیث: ۱۳۷۴، مسلم حدیث: ۲۱۶۷)۔ قیامت کے دن انبیاء، علماء، اولیاء اور شہداء بڑے مان اور بھروسے کے ساتھ اللہ کے اذن سے شفاعت فرمائیں گے۔ جنت اور دوزخ حق ہیں (البقرۃ: ۲۴، ۲۵)۔

(۸)۔ میت کے لیے دعا اور اسے ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے (قرآنی آیات، بے شمار احادیث اور کتبِ عقائد مثلاً شرح فقہ اکبر صفحہ ۹۷، ۹۴، ۱۰۰، ۱۱۱، ۱۲۹)۔

(۹)۔ شریعت کے چار ماخذ ہیں۔ قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس۔ اجماع حجت شرعی ہے (آلِ عمران: ۱۱۰، النساء ۱۱۵)۔ صحابہ کے قطعی اجماع کا منکر کافر ہے۔

(۱۰)۔ اسلامی حکومت کا سربراہ شریعت کے مطابق مقرر کرنا واجب ہے (مسلم حدیث: ۴۷۹۳)۔ امراء یعنی سربراہانِ مملکت کا قریش میں سے ہونا ضروری ہے اَلْاُمَرَاءُ مِنْ قُرَیْشٍ (بخاری حدیث: ۲۲۲۷، ۲۲۲۳، مسلم حدیث: ۴۷۰۶)۔

(۱۱)۔ قیامت کی نشانیاں حق ہیں، مثلاً علم کا اٹھ جانا (بخاری حدیث: ۱۰۰)، نااہل حکمرانوں کا

آ جانا (بخاری حدیث: ۷۰۶۸)، گانے والی عورتوں کا نکلنا، دف اور باجے عام ہو جانا، بعد والوں کا اگلوں پر لعنت بھیجنا (ترمذی حدیث: ۲۲۱۱)، سیدنا امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور (ترمذی حدیث: ۲۲۳۰)، دجال کا نکلنا، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا، یاجوج ماجوج کا نکلنا (مسلم حدیث: ۷۲۸۵) وغیرہ، ان سب پر ہمارا ایمان ہے۔

چھ کلمے

مسلمانوں کی سہولت کے لیے اسلام کی بہت سی اہم تعلیمات کو چھ کلموں میں بیان کر دیا گیا ہے۔ چھ کلمے یہ ہیں۔

اول کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اللہ کے سواء کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

دوسرا کلمہ شہادت

اَشْهَدُاَن لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں گواہی دیتا ہوں (یا دیتی ہوں) کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں (یا دیتی ہوں) کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور گنا ہوں

اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

سے بچنے کی طاقت اور نیکی کی توفیق صرف اللہ کی طرف سے ہے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ

اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی تعریف ہے وہی زندہ

حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَداً اَبَداً ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ

کرتا اور مارتا ہے۔اور وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا بڑے جلال اور شان والا ہے اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور

شَیءٍ قَدِیْرٌ

وہ ہر چاہت پر قادر ہے۔

پانچواں کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّی مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَداً اَوْخَطَأً سِرًّا اَوْعَلَانِیَۃً

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں (یا مانگتی ہوں) جو میرا ربّ ہے، ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر،

وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ

چھپ کر یا اعلانیہ اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں (یا کرتی ہوں) اس گناہ سے جو مجھے معلوم ہے اور اس گناہ سے جو

عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

مجھے معلوم نہیں اے اللہ بے شک تو غیبوں کا جاننے والا اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور نیکی

الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

کرنے کی قوت اور گناہ سے بچنے کی توفیق صرف اللہ کی طرف سے ہے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْأً وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں (مانگتی ہوں) اس بات سے کہ میں کسی چیز کو تیرا جان بوجھ کر شریک بناؤں اور بے

لِمَالَآ اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ وَالْکِذْبِ وَالْغِیْبَۃِ

خبری میں ہوجانے والی خطا کی تجھ سے معافی مانگتا ہوں (مانگتی ہوں)۔ میں نے اس سے توبہ کی اور کفر اور شرک اور جھوٹ اور غیبت

وَالْبِدْعَۃِ وَالنَّمِیْمَۃِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُھْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّھَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ

اور بدعت اور چغلی اور بے حیائیوں اور تہمت لگانے اور ہر قسم کے گناہوں سے بے زار ہوا (ہوئی) اور میں ایمان لایا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

(لائی) اور کہتا ہوں (کہتی ہوں) کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

دوسرا باب

احکام وعبادات

(1)۔عبادات

نماز

اسلام کی سب سے اہم عبادت نماز ہے۔مسلمانوں پر روزانہ پانچ نمازیں فرض ہیں۔

ان کے نام یہ ہیں۔فجر،ظہر،عصر،مغرب اور عشاء۔

فجر کی چار رکعتیں ہیں۔	دوسنت اور دوفرض
ظہر کی بارہ رکعتیں ہیں۔	چارسنت،چارفرض،دوسنت اور دونفل
عصر کی آٹھ رکعتیں ہیں۔	چارسنت غیرمؤکدہ اور چارفرض
مغرب کی سات رکعتیں ہیں۔	تین فرض،دوسنت اور دونفل
عشاء کی سترہ رکعتیں ہیں۔	چارسنت غیرمؤکدہ،چارفرض،دوسنت،دونفل،تین وتر اور دونفل
جمعہ کی چودہ رکعتیں ہیں۔	چارسنت،دوفرض،چارسنت،دوسنت غیرمؤکدہ اور دونفل

نمازوں کے اوقات

فجر کی نماز کا وقت صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے سے پہلے پہلے تک ہے۔ظہر کی نماز کا وقت سورج ڈھلنے سے لے کر اس وقت تک ہے جب ہر چیز کا سایہ اس کے اصلی سایہ کے علاوہ اس کے قد سے دوگنا ہوجائے۔عصر کا وقت ظہر کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک ہے۔مغرب کا وقت سورج غروب ہونے سے لے کر اندھیرا مکمل چھاجانے تک ہے۔اور عشاء کا وقت اندھیرا مکمل چھاجانے سے لے کر صبح صادق تک ہے۔

طہارت

نماز ادا کرنے سے پہلے بدن کا پاک ہونا ضروری ہے۔سب سے پہلے استنجا کرنا چاہیے۔
بیت الخلاء میں جانے سے پہلے یہ دعا پڑھنی چاہیے۔اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (بخاری:۱۴۲)۔اور بایاں پاؤں اندر رکھنا چاہیے ۔بیت الخلاء سے نکلتے وقت دایاں پاؤں باہر رکھنا چاہیے اور یہ دعا پڑھنی چاہیے۔غُفْرَانَکَ (ترمذی:۷)۔
پھر اگر جسم ناپاک ہو تو غسل کرنا چاہیے۔غسل کے تین فرض ہیں۔کلی کرنا،ناک میں پانی ڈالنا اور پورے بدن کو اس طرح دھونا کہ بال برابر بھی جگہ خشک نہ رہ جائے۔غسل کا تفصیلی طریقہ یہ ہے کہ پہلے استنجا کریں،پھر وضو کریں اور پھر سارے بدن کو دھوئیں۔غسل کرنے کے بعد کپڑے پہن لیے جائیں تو بعد میں دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔اگر بدن ناپاک نہ ہو اور صرف وضو کرنا ہو تو وضو کا طریقہ یہ ہے۔

وضو

بسم اللہ پڑھ کر پہلے دونوں ہاتھ دھوئیں۔پھر تین دفعہ کلی کریں۔مسواک کرنا بہت پیاری سنت ہے۔اگر مسواک موجود نہ ہو تو داہنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی کو دانتوں پر خوب رگڑیں۔کلی کے بعد ناک میں تین بار پانی ڈالیں اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے دونوں نتھنے صاف کریں اور بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑیں۔اس کے بعد منہ دھوئیں۔منہ کو چاروں طرف کی حدود تک دھوئیں۔اس کے بعد بازو کہنیوں سمیت دھوئیں۔پہلے دایاں بازو اور پھر بایاں بازو۔اس کے بعد سر کا مسح کریں۔کان اور گردن کا بھی مسح کریں۔پھر دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئیں۔پہلے دایاں اور پھر بایاں۔پاؤں دھوتے وقت پاؤں کی انگلیوں کا خلال کریں۔ہر عضو کو تین بار دھوئیں۔وضو کے دوران دنیا کی باتیں نہ کریں۔وضو کرنے کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر کلمہ شہادت پڑھیں۔
وضو کا طریقہ آپ نے پڑھ لیا۔اس میں چار چیزیں فرض ہیں۔منہ دھونا،کہنیوں

سمیت دونوں ہاتھ دھونا، سر کا مسح کرنا اور ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا۔ باقی سنتیں اور آداب ہیں۔
پیشاب، پاخانہ کرنے یا گیس خارج ہونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔

نماز کی شرائط

نماز کی چھ شرائط ہیں۔

۱۔جسم اور کپڑوں کا پاک ہونا ۲۔جگہ کا پاک ہونا ۳۔ستر کا ڈھکا ہونا
۴۔قبلہ کی طرف منہ کرنا ۵۔نماز کا وقت ہونا ۶۔نیت کرنا

اذان:۔ ہر نماز سے پہلے مسجد میں اذان دینا سنت مؤکدہ ہے۔اذان یہ ہے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے (چار مرتبہ)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں (دو مرتبہ)

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں (دو مرتبہ)

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

نماز کے لیے آؤ (دو مرتبہ) فلاح پانے کے لیے آؤ (دو مرتبہ)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اللہ سب سے بڑا ہے (دو مرتبہ) اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں

صبح کی اذان میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد دو بار اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ بھی پڑھنا ہوتا ہے۔

اقامت:۔ جماعت کے کھڑا ہونے سے پہلے اقامت پڑھی جاتی ہے۔اقامت کے الفاظ

اذان ہی کی طرح ہوتے ہیں۔صرف حی علی الفلاح کے بعد ان الفاظ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ   یقیناً نماز کھڑی ہوگئی یقیناً نماز کھڑی ہوگئی

اذان کے بعد دعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآ ئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ

اے اللہ! اس دعوتِ کاملہ اور قائم ہونے والی نماز کے نگہبان! تو ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت

وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَاماً مَّحْمُودَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ

عطا فرما اور انہیں اس مقامِ محمود پر پہنچادے جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے بے شک تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا

اذان دینے سے پہلے اور بعد میں درود شریف پڑھنا اچھی بات ہے۔مذکورہ بالا دعا بھی درود شریف ہی ہے۔ضروری عبادت کے علاوہ ہر وقت درود شریف پڑھتے رہنا بھی اچھی بات ہے۔اذان میں نبی کریم ﷺ کا نام سن کر صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنا چاہیے۔اسکے ساتھ انگوٹھے چومنا اور آنکھوں پر لگانا بھی اچھی بات ہے (طحطاوی صفحہ ۲۰۵،شامی جلد ا صفحہ ۲۹۳)۔

نماز کا طریقہ

نیت کرنے کے بعد تکبیر تحریمہ کہیں اور ہاتھ باندھ لیں۔مرد ناف کے نیچے ہاتھ باندھتے ہیں اور عورتیں سینے کے اوپر ہاتھ باندھتی ہیں۔ہاتھ باندھتے وقت بایاں ہاتھ نیچے اور دایاں ہاتھ اوپر رہنا چاہیے۔اس کے بعد کھڑے کھڑے یہ پڑھنا چاہیے۔

ثناء:۔سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ

اے اللہ تیری ذات پاک ہے اور خوبیوں والی ہے اور تیرا نام برکت والا ہے تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں

تعوّذ:۔اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ   میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں (مانگتی ہوں) شیطان مردود سے

تسمیہ:۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   اللہ کے نام سے شروع جو نہایت رحم کرنے والا مہربان ہے

سورۃ فاتحہ:۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ

سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو سب جہانوں کا رب ہے، نہایت رحم کرنے والا مہربان، قیامت کے دن کا مالک، ہم

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ

تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، ہمیں سیدھی راہ پر چلا، ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام

عَلَيْهِم غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ اٰمِيْنَ

کیا، وہ ان لوگوں کی راہ نہ ہو جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ہی ان کی راہ ہو جو گمراہ ہوئے، الٰہی قبول فرما

سورۃ اخلاص:۔

قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُواً اَحَدٌ

کہیے وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس نے کسی کو نہیں جنا اور نہ ہی اسے کسی نے جنا ہے اور نہ ہی کوئی اسکا ہمسر ہے۔

تسبیح رکوع:۔ سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ (تین بار) پاک ہے میرا رب عظمت والا

تسمیع:۔ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اللہ نے قبول کرلیا جس نے اس کی تعریف کی

تحمید:۔ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اے ہمارے ربّ سب تعریف تیرے لیے ہے

تسبیح سجدہ:۔ سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى (تین بار) پاک ہے میرا ربّ اونچی شان والا

تشہّد:۔ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

تمام دلی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کیلئے ہیں، اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں۔

وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں (دیتی ہوں) کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اور میں گواہی دیتا ہوں (دیتی ہوں) کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

درود شریف:۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ

اے اللہ حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر رحمت بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر اور حضرت ابراہیم کی آل

وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

پر رحمت بھیجی بے شک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔اے اللہ حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکت بھیج

كَمَابَارَكْتَ عَلىٰ اِبْرٰهِيْمَ وَعَلىٰ اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر اور حضرت ابراہیم کی آل پر برکت بھیجی بے شک تو تعریف والا بزرگی والا ہے

دعا:۔رَبِّ اجْعَلْنِىْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِىْ

اے میرے ربّ مجھے نماز کا پابند بنا اور میری اولاد کو بھی ،اے ہمارے رب میری دعا قبول فرما،اے ہمارے

وَلِوَالِدَىَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ

ربّ مجھے اور میرے ماں باپ کو اور تمام مسلمانوں کو قیامت کے دن بخش دینا۔

سلام:۔اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو

نوٹ:۔نماز پڑھنے کا عملی طریقہ کسی استاد سے سیکھنا ضروری ہے۔اگر ہم لکھ بھی دیں تو پھر بھی استاد کی ضرورت پڑے گی۔زیادہ تر دین ہر زمانے میں بڑے لوگوں نے چھوٹوں کو عملاً سکھایا ہے۔

فرضوں کے بعد دعا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

اے اللہ تو سلامتی والا ہے اور تیری طرف سے ہی سلامتی ہے اے جلال والے اور شان والے تو برکت والا ہے

آیت الکرسی

فرض نمازوں کے بعد آیت الکرسی پڑھنا بہت اچھا ہے(مجمع الزوائد:۲۸۹۲)۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَاَلْحَىُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

اللہ وہ ہے جسکے سواء کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے اور قائم رکھنے والا ہے اسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند،جو کچھ آسمانوں اور زمین

وَمَا فِى الاَرْضِ مَنْ ذَاالَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

میں ہے سب اسی کا ہے،کون ہے جو اسکے ہاں اس کی اجازت کے بغیر شفاعت کرے،جو کچھ لوگوں کو پیش آرہا ہے

وَلَايُحِيْطُوْنَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَاشَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

اور جو کچھ انکے بعد ہوگا وہ سب جانتا ہے اور لوگ اسکی مرضی کے بغیر اسکے علم میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے،

وَلَا یَؤُدُہٗ حِفۡظُھُمَا وَھُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ

اسکی کرسی آسمانوں اورزمین تک وسیع ہے اوراسے ان کی حفاظت تھکا نہیں سکتی اور وہ بلند عظمت والا ہے۔

فرض نماز کے بعد ذکر

فرض نماز کے فوراً بعد بلند آواز سے ذکر کرنا نبی کریم ﷺ کے زمانے میں رائج تھا (بخاری:۸۴۱،مسلم:۱۳۱۸)۔مثلاً لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَکۡبَرُ اور اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ

نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درودشریف پڑھنا مستحب ہے۔درودشریف یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا وَمَولٰینَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَولٰینَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکۡ وَسَلِّمۡ

اے اللہ ہمارے آقا ومولا حضرت محمد ﷺ پر اور ہمارے آقا ومولا حضرت محمد ﷺ کی آل پر رحمت، برکت اور سلامتی بھیج

یا

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمۡ اللہ کی طرف سے محمد ﷺ اور انکی آل پر درود وسلام ہو

یا

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللّٰه یارسول اللہ آپ پر درود وسلام ہو

اگر انسان سے غلطی ہوجائے تو توبہ استغفار کرنا چاہیے۔مختصر سا استغفار یہ ہے۔

اَستَغفِرُ اللّٰهَ رَبِّی مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ میں اللہ سے ہر گناہ کی معافی مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

نماز مکمل ہوجانے کے بعد۔۳۳بار سُبۡحَانَ اللّٰه ۳۳بار اَلۡحَمۡدُ لِلّٰه اور ۳۴بار اَللّٰهُ اَکۡبَر پڑھنا بہت پیاری عبادت ہے (بخاری:۳۱۱۳،مسلم:۶۹۱۵)۔

نبی کریم ﷺ یہ دعا کثرت سے مانگا کرتے تھے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَةً وَّفِی الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے ربّ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔

(بخاری:۶۳۸۹،مسلم:۶۸۴۰)۔

وتر:۔عشاء کی نماز میں تین وتر بھی ہوتے ہیں۔وتروں کی تیسری رکعت میں رکوع میں جانے سے پہلے تکبیر کہہ کر دوبارہ ہاتھ باندھ لینے چاہیں اور دعائے قنوت پڑھنا چاہیے اس کے بعد رکوع میں جانا چاہیے۔دعائے قنوت یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ

اے اللہ ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور تجھ پر توکل کرتے ہیں

وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ

اور تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور تیرے نافرمان سے تعلق اور دوستی ترک

وَ نَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعیٰ وَنَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشیٰ عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ

کرتے ہیں اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لیے ہی نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف دوڑتے

بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ

اور تیری خدمت کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں، بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

مسجد کا ادب:۔مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھنا چاہیے اور یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد سے نکلتے وقت بایاں پاؤں باہر رکھنا چاہیے اور یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں (مسلم:۱۶۵۲)۔

مسجد میں ادب کے ساتھ اور خاموشی سے بیٹھنا چاہیے۔وہاں دنیاوی باتیں نہیں کرنی چاہیں۔وہاں جا کر عاجزی سے کام لینا چاہیے۔اونچا نہیں بولنا چاہیے۔دوسروں پر رعب نہیں جمانا چاہیے اور چودھری نہیں بننا چاہیے۔یاد رکھنا چاہیے کہ ہم اللہ کے دربار میں حاضر ہیں جو سب کا بادشاہ ہے۔

نمازِ جمعہ : ۔ جمعہ کی نماز شہر یا مرکزی قصبے کے مردوں پر فرض ہے ۔عورتوں اور مسافروں پر جمعہ فرض نہیں ۔ جمعہ کی نماز ظہر کی جگہ پر پڑھی جاتی ہے ۔اس کا وقت وہی ہے جو ظہر کا وقت ہے ۔ جماعت کے بغیر جمعہ ادا نہیں ہوسکتا ۔ جمعہ کا خطبہ ادب سے سننا چاہیے ۔ جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے ۔ جمعہ کے دن اچھے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا بہت اچھی بات ہے ۔

نمازِ عید : ۔عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن دو رکعات نماز عید با جماعت پڑھنا واجب ہے ۔اس کی شرائط وہی ہیں جو جمعہ کی شرائط ہیں ۔عام طور پر مسجدوں میں نمازِ عید کے وقت کا اعلان پہلے سے کر دیا جاتا ہے اور نماز پڑھنے کا طریقہ عیدگاہ میں پہنچنے کے بعد سمجھا دیا جاتا ہے ۔نمازِ عید میں چھ زائد تکبیریں ہوتی ہیں ۔ یہ تکبیریں کہتے وقت ہاتھ کانوں کو لگا کر چھوڑ دینا ہوتے ہیں ۔

نماز جنازہ: ۔نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہوتی ہیں ۔

نیت کر کے پہلی تکبیر کے بعد ثناء پڑھیں ۔ **سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَائُکَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُکَ ۔**

دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھیں ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ وَ بَارَکْتَ وَ رَحِمْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

تیسری تکبیر کے بعد میّت کے لیے دعا پڑھیں ۔بالغ میّت ہو تو یہ دعا پڑھیں ۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَاوَ شَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا

اے اللہ ہمارے زندہ اور ہمارے فوت شدہ اور ہمارے حاضر اور ہمارے غیر حاضر اور ہمارے چھوٹے اور ہمارے بڑے

وَاُنْثٰنَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّافَتَوَفَّهٗ

اور ہمارے ہر مرد اور ہماری ہر عورت کو بخش دے اے اللہ تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت

عَلَی الْاِیْمَانِ

دے ایمان پر موت دے۔

نابالغ اگر بچہ ہوتو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْراً وَّذُخْراً وَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعاً وَّمُشَفَّعاً

اے اللہ اس لڑکے کو ہمارے لیے آگے پہنچ کر اچھا انتظام کرنے والا بنا اور اس کو ہمارے لیے اجر کا ذریعہ اور وقت پر کام آنے والا ذخیرہ بنا اور اس کو ہمارے لیے شفاعت کرنے والا بنا جس کی شفاعت قبول ہو جائے۔

اگر بچی ہو تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْراً وَّذُخْراً وَّ اجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً

اے اللہ اس لڑکی کو ہمارے لیے آگے پہنچ کر اچھا انتظام کرنے والی بنا اور اس کو ہمارے لیے اجر کا ذریعہ اور وقت پر کام آنے والا ذخیرہ بنا اور اس کوگ ہمارے لیے شفاعت کرنے والی بنا جس کی شفاعت قبول ہو جائے۔

جنازہ کی تکبیریں کہتے وقت ہاتھ نہیں اٹھانے چاہییں۔ چوتھی تکبیر کے بعد دونوں طرف سلام پھیر دیں اور دائیں طرف سلام پھیرنے کے ساتھ ہی دونوں ہاتھ کھول دیں۔

نمازِ جنازہ کے فوراً بعد میت کے لیے خصوصی دعا بھی کرنی چاہیے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب میت پر نماز پڑھ چکو تو اس کے لیے خصوصی دعا کیا کرو (ابوداؤد:۳۱۹۹)۔ اس کے بعد میّت کو دفن کرنے میں جلدی کرنی چاہیے۔

قبروں کی زیارت: ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ قبروں کی زیارت کو جایا کرو اس سے دنیا کی محبت دل سے نکلتی ہے اور آخرت کی یاد آتی ہے (ابن ماجہ:۱۵۷۱، مسلم:۲۲۶۰)۔ قبرستان میں جا کر یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآاَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُم سَلَفُنَاوَنَحْنُ بِالْاَثْرِ

اے قبروں والو آپ پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ ہماری اور آپ کی بخشش کرے، آپ ہم سے پہلے آ گئے اور ہم آپ کے پیچھے آنے والے ہیں (ترمذی:۱۰۵۳)۔

زکوٰۃ

7½ تولے سونا یا 52½ تولے چاندی یاان میں سے کسی ایک کے برابر رقم قرض سے فالتو موجود ہواور اس پر سال گزر جائے تو زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ایسے مال میں سے اڑھائی فیصد زکوٰۃ دینا ہوتی ہے۔

زمین کی فصل پر عشر دینا پڑتا ہے۔اگر زمین بارانی ہوتو عشر یعنی دسواں حصہ اور اگر پانی قیمتاً دیا جاتا ہوتو نصف عشر یعنی بیسواں حصہ دینا پڑتا ہے۔باہر چرنے والے جانوروں پر بھی زکوٰۃ لاگو ہوتی ہے۔کم از کم پانچ اونٹوں، تیس بھینسوں، تیس گائے اور چالیس بکریوں پر زکوٰۃ لاگو ہوتی ہے۔ان سے کم پر نہیں۔گھریلو استعمال کی چیزوں اور گاڑی وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں دینا پڑتی۔

رمضان شریف کے آخر میں فطرانہ دیا جاتا ہے۔فطرانہ ان لوگوں پر واجب ہے جو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔فرق صرف یہ ہے کہ زکوٰۃ پر سال گزرنا ضروری ہے جب کہ فطرانے کیلئے سال گزرنا ضروری نہیں۔جو شخص عید کے دن امیر ہوا ہو اس پر بھی فطرانہ واجب ہے۔فطرانہ گھر کے تمام افراد کی طرف سے دیا جاتا ہے۔چھوٹے بچوں کی طرف سے فطرانہ دینا اُن کے والدین پر لازم ہے۔فطرانہ تقریباً 2 کلوگرام گندم یا اس کی قیمت فی کس ہے۔زکوٰۃ اور فطرانہ غریب لوگوں کو دیا جاتا ہے۔تا کہ وہ بھی زندگی آرام سے گزار سکیں اور عید اچھی طرح منا سکیں۔اسلام ہمیں دوسرے مسلمان بھائیوں کی ہمدردی سکھاتا ہے اور اپنی خوشیوں میں انہیں شامل کرنے کا سبق دیتا ہے۔اسلام ایک لجپال مذہب ہے۔

روزہ

سمجھدار بالغ مرد اور عورتوں پر رمضان شریف کے روزے فرض ہیں۔صبح صادق سے لیکر سورج غروب ہونے تک روزہ رکھا جاتا ہے۔روزے کے دوران کھانا پینا منع ہوتا ہے۔روزے کے دوران کھا پی لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔روزہ جان بوجھ کر توڑ دیں تو اس کا کفارہ

دینا پڑتا ہے۔ روزے کا کفارہ یہ ہے کہ یا تو ساٹھ روزے رکھیں یا پھر ساٹھ غریبوں کو کھانا کھلائیں۔ بھول کر کھا پی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ سرمہ لگانے، خوشبو لگانے اور مسواک کرنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ رمضان شریف میں عام دنوں کی نسبت زیادہ نیک کام کرنے چاہییں۔ تلاوت زیادہ کرنی چاہیے۔ تراویح کی نماز باجماعت پڑھنی چاہیے۔ تراویح کی بیس رکعتیں سنتِ مؤکدہ ہیں۔ نبی کریم ﷺ بیس رکعت ہی پڑھا کرتے تھے۔ پھر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دور سے آج تک عرب وعجم میں اسی پر عمل جاری ہے۔ ہر چار رکعت کے بعد تراویح کی تسبیح پڑھنی چاہیے۔ تراویح کی تسبیح یہ ہے۔

سُبْحٰنَ ذِیْ الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحٰنَ ذِیْ الْعِزَّتِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ

پاک ہے وہ اللہ جو ملک اور بادشاہی والا ہے، پاک ہے وہ اللہ جو عزت اور عظمت اور ہیبت اور قدرت اور بڑائی

وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحٰنَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ

اور سطوت والا ہے، پاک ہے وہ بادشاہ جو زندہ ہے جو نہ سوتا ہے اور نہ مرتا ہے، وہ بے انتہا پاک ہے، بے انتہا مقدس ہے،

رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ

ہمارا ربّ ہے اور فرشتوں اور جبریل کا ربّ ہے، اے اللہ ہمیں آگ سے بچالے، اے بچانے والے اے بچانے والے اے بچانے والے۔

ہو سکے تو سحری کے وقت تہجد کے نفل پڑھنے چاہییں۔ اور روزوں کا احترام کرنا چاہیے۔

روزے کی نیت یہ ہے:

بِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ — میں نے رمضان کے مہینے میں کل کے روزے کی نیت کی۔

روزہ کھولنے کی دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

اے اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تجھ پر ایمان رکھا اور تجھ پر توکل کیا اور تیرے دیے ہوئے رزق سے افطار کیا۔

رمضان شریف کے آخری نو یا دس دن مسجد میں اعتکاف کرنا سنّت ہے۔ ہر محلے کی

مسجد میں کچھ لوگ اعتکاف ضرور کریں۔نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف فرماتے تھے(بخاری:۲۰۲۵)۔اعتکاف کرنا اور دین سیکھنا بہت اچھی بات ہے۔

لیلۃ القدر سال میں ایک مرتبہ آتی ہے۔یہ رمضان شریف میں آتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے اسے پوشیدہ رکھا ہے تاکہ مسلمان اسے تلاش کرکے زیادہ ثواب حاصل کریں۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا:لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری دس دنوں میں تلاش کرو اور طاق راتوں میں تلاش کرو (بخاری:۲۰۲۷)۔اس رات کو جاگنا بہت اچھی بات ہے۔زیادہ سے زیادہ تلاوت،نفل اور درود شریف پڑھنا چاہیے۔پچھلی رات کو توبہ کرنی چاہیے۔شبِ برأت اور لیلۃ القدر کو یہ دعا پڑھنا بہت اچھی بات ہے۔اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی

حج

کعبہ شریف کا حج کرنا ہر سمجھدار اور بالغ امیر مسلمان مرد اور عورت پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔حج کا طریقہ سکھانے کے لیے سرکاری عملہ موجود ہوتا ہے۔حج کے بعد مدینہ شریف میں جاکر اپنے پیارے نبی کریم ﷺ کے روضہ پاک پر حاضری دینا چاہیے۔اللہ تعالیٰ ہمیں ادب کی توفیق دے۔آمین

(2)۔معاملات

انفرادی آدابِ زندگی

انفرادی معاملات کو فقہ کی کتابوں میں حظر واباحت کا عنوان دیا جاتا ہے۔اپنے جسم اور لباس کو درست رکھنا چاہیے،مرد کے لیے مٹھی بھر داڑھی رکھنا سنت مؤکدہ ہے،ناخن تراشنا، بغلوں کے بال کاٹنا،زیر ناف بال کاٹنا سنت ہے،مرد ریشمی لباس نہیں پہن سکتا،عورت کے لیے ریشمی لباس جائز ہے،سفید اور سیاہ رنگ کا عمامہ باندھنا سنت ہے،سبز رنگ کی چادر اوڑھنا سنت

ہے،سفید لباس پہننا سنت ہے،عمامہ کھڑے ہوکر باندھنا چاہیے،جوتا بیٹھ کر پہننا چاہیے،جوتا پہلے دائیں پاؤں میں پہنیں،اتارتے وقت پہلے بایاں جوتا اتاریں۔کنگھی بیٹھ کر کرنی چاہیے اور روزانہ کرنی چاہیے۔مرد سونا نہیں پہن سکتا ہاں سونے کے بٹن لگا سکتا ہے،عورت سونے کا زیور پہن سکتی ہے،مرد ساڑھے چار ماشہ تک چاندی کی انگوٹھی پہن سکتا ہے،مرد کے لیے لوہے کے کڑے اور انگوٹھیاں جائز نہیں،بچوں کی لٹ رکھنا جائز نہیں۔کسی ناجائز کام کو کرنے کی قسم کھالی جائے تو اسے توڑ دینا واجب ہے۔قسم توڑنے کا کفارہ تین روزے یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

ہر وقت باوضو رہیں،وضو مومن کا محافظ ہے۔پانچ وقت کی نماز باجماعت پڑھیں،ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں۔لباس سنت کے مطابق پہنا کریں اور اسے صاف ستھرا رکھیں۔سب سے پسندیدہ لباس سفید ہے۔حضور کریم ﷺ کو سب سے زیادہ پسند یمن کی سبز چادر یا سرخ دھاریوں والی چادر تھی،جسے حبرہ کہتے تھے(بخاری حدیث:۵۸۱۲،۵۸۱۳،مسلم حدیث:۵۴۴۰، ۵۴۴۱)۔حتیٰ کہ جب آپ ﷺ کا وصال شریف ہوا تو آپ ﷺ پر یہی یمنی چادر ڈالی گئی تھی (بخاری حدیث:۱۲۴۱،۱۲۴۲)۔داڑھی شریف سنت کے مطابق ایک مٹھی رکھیں(بخاری حدیث :۵۸۹۲)۔بالوں پر خوب تیل لگایا کریں اور کپڑوں پر خوشبو لگایا کریں۔

ہر چیز لیتے اور دیتے وقت دایاں ہاتھ استعمال کریں۔مسلمان بھائیوں کو سلام کہنے میں پہل کریں،دونوں ہاتھ گرم جوشی سے ملائیں۔دوسروں کو اپنے سے بہتر سمجھیں۔کسی کو حقیر نہ جانیں،اپنے اخلاق اچھے رکھیں۔سنجیدگی اختیار کریں،کسی کا راز دوسروں کو مت بتائیں ورنہ اللہ کا مجرم بننے کے علاوہ ساتھیوں کی نظروں سے بھی گر جاؤ گے۔کم کھانا،کم بولنا اور کم سونا اپنی عادت بنائیں۔ہر کسی کی خدمت کریں۔اللہ کی مخلوق پر مہربانی کریں۔بری صحبت سے بچیں۔

عورت پر نامحرم سے پردہ کرنا فرض ہے۔مجاہد کے لیے خضاب لگانا جائز ہے اور عام حالات میں کالا خضاب لگانا مکروہ تحریمی ہے،کھانا پکانے اور کھانے کے لیے سونے چاندی کی پلیٹ اور چمچ کا استعمال ناجائز ہے۔اپنے ذاتی دفاع کیلیے اسلحہ رکھنا سنت ہے لیکن اگر ملک میں

فتنہ پھیل جائے تو اسلحہ پر پابندی لگانا جائز ہے، حکومت کا ایسا حکم ماننا ضروری ہے۔ مسلمان کو سلام کہنے میں پہل کرنی چاہیے، غیر مسلم کو پہلے سلام نہیں کہنا چاہیے، اگر وہ سلام کہے تو جواب میں وعلیکم کہنا چاہیے۔ جمائی آئے تو لاحول پڑھنا چاہیے، چھینک آئے تو الحمد للہ پڑھنا چاہیے، کھانا بسم اللہ سے شروع کرنا چاہیے، کھانا کھا کر الحمد للہ پڑھنا چاہیے، کھانا کھانے اور لباس وغیرہ کے آداب کا تعلق سننِ زوائد سے ہے۔ کوئی دوسرا احسان کرے تو اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

ہومیوپیتھی، یونانی اور انگریزی دوائیں استعمال کرنا جائز ہے بشرطیکہ ان میں حرام چیز نہ ہو جیسے شراب۔ البتہ ہومیوپیتھی کی دواؤں میں الکوحل کا مروّج استعمال جائز ہے۔

اہلِ سنت و جماعت کے علاوہ باقی تمام مذاہب باطل ہیں۔ باطل مذاہب سے دور رہنا چاہیے، ان کی محافل اور مجالس میں جانے سے ایمان کے برباد ہونے کا واضح خطرہ ہے۔

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا مسلمانوں کی ذمہ داری ہے، اسی پر دین کی بقا کا دارو مدار ہے۔ حقہ، بیڑی، سگریٹ اور ہر قسم کے نشے سے اجتناب ضروری ہے۔

نوجوان بیٹو اور بیٹیو! اپنے بڑوں کا احترام کرو، ماں باپ کا کہا مانو، اس عمر میں عبادت کر لو، جوانی میں توبہ کرنا بڑی خوش نصیبی کی بات ہے، ٹی وی کیبل پر گندگی دیکھنے سے توبہ کر لو، ماں باپ اور گھر والوں کے صلاح مشورے کے مطابق شادی کرو۔ اپنی پسند کی شادیاں کرنے والوں کو ہم نے بعد میں پچھتاتے دیکھا ہے۔ اچھی محافل میں جایا کرو، اپنے نبی کریم ﷺ سے محبت کرو، دین کا علم حاصل کرو اور اس پر عمل کرو۔ غصے پر قابو رکھو، کسی پر حسد نہ کرو، ریا کاری سے بچو، تکبر مت کرو، دوسروں کو اپنے سے بہتر سمجھو، دوسروں کے بارے میں اچھا گمان کرو۔

ہر مسلمان ماں، بہن بیٹی سے بھی درخواست ہے کہ نماز پڑھیں، روزے رکھیں، شریعت کی پابندی کریں، پردہ کریں، تنگ اور باریک لباس مت پہنیں، بچوں کی اچھی تربیت کریں، آپ نماز پڑھیں گی تو بچے بھی آپ کو دیکھ کر نمازی بنیں گے۔ رات کو جلدی سو جائیں، صبح کو جلدی اٹھیں۔ گھر کو صاف ستھرا رکھیں، مہمان نواز بنیں۔ پڑوسیوں کے حقوق کا خیال رکھیں، شوہر کے رشتہ داروں کا خیال

رکھیں، ایسا نہ ہو کہ وہ آپ سے چوری چوری اپنے رشتہ داروں کے ساتھ برتاؤ کرنے پر مجبور ہو جائے۔

ہر نماز کے بعد اللہ کریم جل شانہ کا تھوڑا بہت ذکر ضرور کریں۔ خصوصاً صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے پہلے اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے ذکر اور درود کی کثرت کریں۔ ان دونوں وقتوں میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے دریا بہا دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر تمام ذکروں سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ یعنی اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے (العنکبوت:۴۵)۔ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِكُمْ یعنی اللہ کو یاد کرو کھڑے ہو کر، بیٹھ کر اور اپنے پہلوؤں کے بل (النساء:۱۰۳)۔ قرآن شریف میں بار بار کثرت سے ذکر کرنے کا حکم موجود ہے (مثلاً احزاب:۴۱)۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَكْثِرُوا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يَقُولُوا مَجْنُونٌ یعنی اللہ کا ذکر کثرت سے کرو حتیٰ کہ لوگ کہیں مجنوں ہے (مسند احمد حدیث:۱۱۶۵۹)۔ سب سے افضل ذکر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے (ترمذی حدیث:۳۳۸۳)۔

بندگی کا ایک بہت بڑا تقاضا استغفار ہے۔ حبیبِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ بَنِى آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ یعنی آدم کے تمام بیٹے خطا کرتے ہیں۔ خطا کاروں میں سے بہتر وہ ہیں جو توبہ کریں (ترمذی حدیث:۲۴۹۹)۔

سب سے افضل استغفار یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَىَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِىْ فَاغْفِرْلِىْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ یعنی اے اللہ تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا، اور میں تیرا بندہ ہوں، اور جس قدر مجھ سے ہو سکتا ہے میں تیرے عہد پر ہوں اور تیرے وعدے پر ہوں، جو کچھ میں نے کیا اس سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اپنے اوپر تیری نعمت کا اعتراف کرتا ہوں، اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں،

بے شک تیرے سواء کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا (بخاری حدیث:۶۳۰۶)۔

نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھنا آپ ﷺ کی محبت کا عین تقاضا ہے۔ درود شریف ایسا وظیفہ ہے جو گمراہوں کے لیے ہدایت، دکھیوں کے لیے راحت، گناہگاروں کے لیے بخشش کا ذریعہ ہے، تمام وظائف کی جگہ اگر درود شریف ہی پڑھ لیا جائے تو کافی ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ صَلّیٰ عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْراً یعنی جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا، اللہ اس پر دس بار درود پڑھے گا (مسلم حدیث: ۹۱۲)۔

ایک زبردست درود شریف یہ ہے: جَزَی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنَّا سَیِّدَنَا مُحَمَّداً مَا هُوَ اَهْلُهٗ یعنی اے اللہ ہماری طرف سے ہمارے آقا محمد ﷺ کو اتنا اجر عطا فرما جس کے وہ اہل ہیں۔ اس کے علاوہ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، درودِ ابراہیمی اور اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰ آلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ سب درود شریف پسندیدہ ہیں، جو چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔ ہاں البتہ سب سے افضل درود شریف وہ ہے جو حدیث شریف میں بیان ہوا ہو۔

ہمت والے لوگ تہجد پڑھیں تو کیا ہی بات ہے، کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت، اسی وقت گیارہ تسبیح درودِ قدسی بھی پڑھیں۔ درودِ قدسی یہ ہے اسے زبانی یاد کر لیں:

صَلَی اللّٰهُ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَسَلَّم

کھانا کھانے، پانی پینے اور ہر نیک کام کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھیں۔ پانی تین سانس میں پیا کریں۔ کھانا کھاتے وقت ایک گھٹنا کھڑا کرنا، اکڑوں بیٹھنا، التحیات کی طرح بیٹھنا سب درست ہے۔ مجبوری کی حالت میں آلتی پالتی مارنا بھی جائز ہے۔ اپنے سامنے سے کھانا کھائیں۔ جہاں تک ہو سکے چمچ سے گریز کریں، روٹی دونوں ہاتھوں سے توڑیں، اچھا اچھا کھانا دوسرے بھائیوں کو پیش کریں۔ روٹی کے ٹکڑے کر کے شوربے میں ملا کر ثرید بنا کر کھانا بڑی پسندیدہ سنت ہے۔ دودھ، کھجور، شہد اور کدو شریف کو پسند کریں۔ کھانا کھا کر انگلیاں چاٹ لیں۔

کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھوئیں۔کھانا کھا کر پڑھیں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْن (ترمذی:۳۴۵۷)۔پانی، روٹی، فروٹ ہر نعمت کو کھانے پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھیں۔اگر کسی آدمی نے کھلایا پلایا ہو تو اس کا شکریہ ادا کریں۔

سوتے وقت تین تین سلائی سرمہ لگائیں، تازہ وضو کر کے دائیں کروٹ لیٹیں اور یہ دعا پڑھیں اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَ اَحْیٰ صبح کو اٹھیں تو یہ دعا پڑھیں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْر (بخاری:۶۳۱۲)۔اپنا بستر خود لپیٹیں۔

لباس پہن کر پڑھا کریں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِی هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّی وَلَا قُوَّةٍ (ابوداؤد حدیث رقم: ۴۰۲۳)۔شیشہ دیکھ کر پڑھا کریں اَللّٰھُمَّ کَمَا اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِی فَحَسِّنْ خُلُقِی (مسند احمد:۲۵۲۷۵)۔

چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰه پڑھیں، دوسرا بھائی چھینک پر اَلْحَمْدُ لِلّٰه پڑھے تو آپ یَرْحَمُکَ اللّٰه پڑھیں (بخاری:۶۲۲۴)۔جمائی آئے تو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه پڑھیں۔

عائلی معاملات

عائلی یعنی اہل و عیال کے معاملات۔ان کا تعلق نکاح اور طلاق سے ہے۔نکاح سے پہلے یا فوراً بعد خطبہ پڑھنا سنت ہے۔نکاح کے لیے بیوی کی طرف سے اجازت اور شوہر کی طرف سے قبولیت اور کم از کم دو گواہوں کا موجود ہونا ضروری ہے۔کم از کم حق مہر ۳ تولہ چاندی ہے۔زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ٹیلی فون پر نکاح جائز نہیں۔

طلاق کے الفاظ کنائی ہوں تو ایک لفظ بولنے سے طلاق بائن واقع ہو جاتی ہے، اور اگر صریح ہوں تو ایک بار بولنے سے رجعی دوسری بار بھی رجعی اور تیسری بار مغلظ ہو جاتی ہے۔رجعی سے مراد ایسی طلاق ہے جس سے عدت کے اندر اندر رجوع کیا جا سکتا ہو۔ایک ہی بار تین طلاقیں

دینے سے تینوں واقع ہوجاتی ہیں۔

طلاق شدہ عورت کی عدت تین حیض ہے، بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن ہے، حمل میں طلاق واقع ہوجاتی ہے، حاملہ کی عدت بچے کی پیدائش تک ہے۔ عدت کے دوران مجبوری کی وجہ سے پردہ کرکے باہر نکل سکتی ہے ورنہ نہیں۔

خلع یہ ہوتا ہے کہ عورت اپنے شوہر کو پیسے یا سامان وغیرہ دیکر جدائی پر راضی کر لے۔ خلع کو قبول کرنیکا حق شوہر کے پاس ہے، اس کیلئے عورت کو عدالت میں جانے کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر شوہر میں کوئی ایسا معقول شرعی نقص پایا جائے جسکی بناء پر وہ بیوی رکھنے کے قابل نہیں اور طلاق بھی نہیں دیتا تو ایسی صورت میں عورت عدالت سے رجوع کرسکتی ہے مگر اسے خلع نہیں کہتے بلکہ تفریق القاضی (عدالتی طلاق) کہتے ہیں۔ خلع اور عدالتی طلاق سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے۔

خرید وفروخت

اسے عربی میں بیوع کہتے ہیں جو بیع کی جمع ہے۔ حرام چیز کی خرید وفروخت منع ہے۔ سود حرام ہے۔ واپسی کی شرط پر چیز خریدنا جائز ہے، اگر پسند نہ آئے تو واپس ہوسکے گی۔ اگر بیچنے والے نے عیب چھپایا اور خریدار نے گھر جا کر وہ عیب دیکھ لیا تو چیز واپس ہوسکے گی۔

پڑوسی شفعہ کرسکتا ہے۔ ایک شخص کے پیسے سے دوسرا شخص کاروبار کرسکتا ہے اسے مضاربت کہتے ہیں، یہی کام بینکوں میں ہوتا ہے، یہ جائز ہے بشرطیکہ سودی نہ ہو۔ ایک شخص دوسرے کو کوئی چیز مفت دے سکتا ہے اسے ہبہ کہتے ہیں۔ مسجد، مدرسہ، قبرستان کیلئے وقف شدہ اشیاء واملاک کسی کی ذاتی ملکیت نہیں رہتی، انہیں کسی دوسری جگہ خرچ یا استعمال کرنا جائز نہیں۔ غیر آباد زمین کو جو شخص آباد کرے وہ اسی کی ہے۔ مزارعت پر زمین دینا جائز ہے پوری پیداوار آدھی آدھی تقسیم ہوگی۔

ملکی قوانین

اسلامی حکومت کا قیام فرض ہے تاکہ ملک میں اللہ تعالیٰ کا نازل کیا ہوا قانون نافذ ہو سکے۔ عورت حاکم نہیں بن سکتی۔ حکمران پر لازم ہے کہ بہترین علماء کی ایک مجلسِ شوریٰ بنائے اور ملکی فیصلے اس شوریٰ کے مشوروں کے مطابق کرے۔ شریعت کے موافق فیصلوں میں حاکم کی اطاعت ضروری ہے۔

جو سزا شریعت نے مقرر کر دی ہے اسے حد کہتے ہیں۔ قتل کی سزا قتل ہے، مرتد کی سزا بھی قتل ہے، زانی اگر شادی شدہ ہو تو اس کی سزا رجم ہے، غیر شادی شدہ ہو تو سزا سو کوڑے ہے، زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی سزا ۸۰ کوڑے ہے، شرابی کی سزا ۸۰ کوڑے ہے، چور کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے، ڈاکو کی سزا موت ہے۔ ان سزاؤں کے نفاذ کا مقصد آئندہ جرم کو روکنا ہے نہ کہ محض سزا دینا۔

وہ سزا جو قاضی اپنی صوابدید سے تجویز کرتا ہے اسے تعزیر کہتے ہیں۔ تعزیر کے لیے ضروری ہے کہ وہ حد کو نہ پہنچے۔ انتالیس کوڑوں سے زیادہ سزا تعزیر کے طور پر نہیں دی جا سکتی۔

قاضی کے لیے ضروری ہے کہ فریقین کو سامنے بٹھا کر فیصلہ کرے۔ غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔ اگر کوئی فریق بلانے اور اطلاع ملنے کے باوجود نہ آئے تو اس کی غیر موجودگی میں فیصلہ دینا جائز ہے۔ مدعی پر لازم ہے کہ گواہ پیش کرے، اگر اس کے پاس گواہ نہ ہوں تو مدعیٰ علیہ قسم اٹھا کر بری ہو سکتا ہے۔ گواہ کا متقی ہونا اور مدعیٰ علیہ سے کوئی ذاتی دشمنی نہ ہونا ضروری ہے۔ گواہوں پر جرح کر کے انہیں پھنسا کر لاجواب کرنے کی اجازت ہے۔

بین الاقوامی معاملات

کفار سے صلح کرنا یا ایک دشمن سے جنگ کرنے کے لیے دوسرے دشمن کو سیاستاً ساتھ ملا لینا جائز ہے، مگر اسے اتحاد نہیں کہتے۔ جہاد فرض کفایہ ہے، جسے اسلامی حکومت حکم دے اس پر فرضِ عین ہے۔ جہاد اسلامی حکومت کے ماتحت ہونا ضروری ہے، انفرادی یا تنظیمی جہاد جائز نہیں۔

جہاد کی کئی صورتیں ہیں: دشمن کے مضبوط ہونے سے پہلے اسے کمزور کر دینے کے لیے جہاد جیسے جنگِ بدر ہوئی تھی، اپنا دفاع کرنے کے لیے جہاد جیسے جنگِ خندق ہوئی تھی، دشمن میں پھنسے ہوئے مسلمانوں کی مدد کے لیے جہاد جیسے فتح مکہ ہوئی تھی، اسلام کی تبلیغ کے لیے جہاد جیسے فتح ایران ہوئی تھی، غیر مسلموں کی فریادرسی کرتے ہوئے انہیں ظالموں سے نجات دلانے کے لیے جہاد جیسے فتح اندلس ہوئی تھی۔

دوسرے ممالک کے ساتھ شرعی حدود میں رہتے ہوئے کاروباری تعلقات رکھنا جائز ہے، مسلمان ملک کو غیر مسلم ملک پر ترجیح دی جائے گی۔ دنیا بھر کے مسلمان ممالک کا ایک اتحاد قائم کر کے اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کی معاشی ترقی کا بندوبست کرنا نہایت ضروری ہے۔

موت کے بعد کے معاملات

میت کے ترکہ میں سے سب سے پہلے اس کے کفن دفن کا بندوبست کیا جائے گا، اگر کوئی رشتہ دار یا دوست یہ اخراجات اپنے ذمہ لے لے تو جائز ہے۔ پھر ترکہ میں سے اس کا قرض ادا کیا جائے گا، پھر تہائی حصہ تک کی گئی وصیت ادا کی جائے گی، پھر باقی میراث اس کے ورثاء میں شریعت کے مطابق تقسیم ہوگی۔ مثلاً اولاد موجود ہو تو بیوی کو آٹھواں حصہ ملے گا، اگر اولاد نہ ہو تو بیوی کو چوتھا حصہ ملے گا، اگر اولاد ہو تو شوہر کو چوتھا حصہ ملے گا، اگر اولاد نہ ہو تو شوہر کو نصف حصہ ملے گا، ایک بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہوگا۔

(3)۔ بعض اہم تہوار

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ

مسلمانوں کی دو عیدیں مشہور ہیں۔ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ۔ یہ زیادہ مشہور اس لیے ہیں کہ ان میں سے ایک عید روزوں کے بعد آتی ہے۔ اس پر فطرانہ ادا کیا جاتا ہے اور روزوں کے بعد اللہ کی رحمت پر خوشی منائی جاتی ہے۔ دوسری عید کا تعلق حج سے ہے۔ اس عید پر قربانی بھی دی

جاتی ہے۔ یہ دونوں عیدیں اس لیے بھی مشہور ہیں کہ ان کے موقع پر دو رکعت نماز عید بھی مسجد میں ادا کی جاتی ہے۔ عید کے دن اچھے کپڑے پہننے چاہییں۔ اچھا کھانا پکا کر کھانا چاہیے فضول عیاشی نہیں کرنی چاہیے۔ اللہ کی عبادت کرنی چاہیے۔

عید میلاد النبی ﷺ

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ ۱۲ ربیع الاول کو سوموار کے دن پیدا ہوئے تھے۔ آپ ﷺ ہر سوموار کے دن روزہ رکھ کر میلاد کی خوشی مناتے تھے (مسلم: ۲۷۵۰)۔ ہم پر ہمارے پیارے نبی ﷺ کے بے شمار احسانات ہیں۔ انہوں نے ہمیں کلمہ سکھایا، ہم تک قرآن پہنچایا، ہمیں تعلیم دی، اور اچھے بُرے کی تمیز بتائی۔ ہم اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ میلاد کا دن شکرانے کا دن ہے۔ اس دن اچھے کپڑے پہننے چاہییں۔ زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنا چاہیے۔ جائز اور سنجیدہ طریقے سے نعت خوانی کرنی چاہیے، کلام خلافِ شرع نہ ہو اور گانے کی طرز پر نہ پڑھا جائے۔ میلاد کی محفل میں جانا چاہیے جہاں ناچ دھمال اور دف وغیرہ نہ ہو۔ شریعت کے خلاف کوئی کام نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ ہو سکے تو اس دن روزہ رکھنا چاہیے۔

معراج کی رات

اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کریم ﷺ کو ۲۷ رجب کی رات آسمانوں پر بلایا تھا، آپ ﷺ کو آسمانوں کی سیر کرائی تھی، آپ ﷺ کو اپنا دیدار کرایا تھا۔ اسی رات آپ ﷺ کو نماز کا تحفہ ملا تھا۔ اس رات کو جاگنا اور عبادت کرنا بہت اچھی بات ہے۔ ہو سکے تو اگلے دن کا روزہ رکھنا چاہیے۔

شبِ برأت

۱۵ شعبان کی رات کو شبِ برات کہتے ہیں۔ بعض روایات کے مطابق اس رات کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگلے سال کا پروگرام طے ہوتا ہے۔ ہر انسان کی زندگی، موت اور رزق کا فیصلہ ہوتا ہے۔ اس رات کو جاگنا اور عبادت کرنا بہت اچھی بات ہے۔ پچھلی رات کو توبہ کرنی

چاہیے۔ ہو سکے تو اگلے دن کا روزہ رکھنا چاہیے۔ اس رات پٹاخے وغیرہ چلانا گناہ ہے۔

یکم محرم اور دس محرم

یکم محرم کے دن سیدنا عمر فاروق ﷜ کی شہادت ہوئی تھی۔ اسلامی سال کی ابتداء حضرت عمر فاروق ﷜ کی شہادت سے ہوتی ہے۔ ایک لحاظ سے اسے پہلی مظلوم شہادت بھی کہہ سکتے ہیں۔ دس محرم کا دن شروع سے ہی متبرک دن ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بھی اس دن روزہ رکھتی تھی۔ وہ کہتے تھے کہ اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہمیں فرعون سے آزاد کرایا تھا۔ ہمارے نبی کریم ﷺ نے بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے آزاد ہونے کی خوشی منائی اور اس دن کا روزہ رکھا۔ مگر ۱۰ محرم کے ساتھ ساتھ ۹ یا ۱۱ محرم کا دن بھی ملایا۔ اس طرح دو روزے رکھے۔ تاکہ مسلمانوں کی الگ پہچان ہو جائے (شرح معانی الآثار جلد ا صفحہ ۳۶۶)۔ بعد میں حضرت امام حسین ﷜ کی شہادت بھی اسی دن ہو گئی۔ یہ دن اور بھی متبرک ہو گیا۔ مسلمان یکم محرم کو حضرت عمر فاروق کی وجہ سے اور دس محرم کو حضرت امام حسین کی وجہ سے ایک ہی جیسا مناتے ہیں اور کوئی فرق نہیں کرتے۔

کربلا میں شہید ہونے والوں میں سے بعض صحابی تھے اور بعض صحابہ کے بیٹے تھے۔ شہداء میں سے بعض کے نام یہ ہیں: حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت عبداللہ اور حضرت عباس علیہم الرحمۃ (جلاء العیون صفحہ ۴۱۴ وغیرہ)۔ یہ پانچوں سگے بھائی تھے۔ یہ حضرت علی ﷜ کے بیٹے تھے۔ حضرت امام حسین ﷜ کے سوتیلے بھائی تھے۔ حضرت علی ﷜ نے اپنے بیٹوں کے نام حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ناموں پر رکھے تھے۔ حضرت علی ﷜ کو خلفاءِ راشدین سے بہت محبت تھی۔ وہ ان کے ناموں کو بھی بابرکت سمجھتے تھے۔ ہم ان سب کا ادب کرتے ہیں۔

دس محرم کے دن ماتم نہیں کرنا چاہیے بلکہ صبر کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ یکم محرم اور دس محرم کے دن شہیدوں کے لیے قرآن خوانی کرنی چاہیے اور نیک کام

کر کے ان کو ایصال ثواب کرنا چاہیے۔کھانے پینے کی چیزوں کا ایصال ثواب کرنا بھی جائز ہے۔

بزرگوں کے عرس

بزرگ جب فوت ہو جائیں تو انکو ایصالِ ثواب کرنا اچھی بات ہے۔انکے ایصالِ ثواب کیلئے ہر سال انکا عرس منانا بھی اچھی بات ہے۔ہم بہت سے پرانے بزرگوں کے عرس مناتے ہیں۔ مثلاً حضرت ابوبکر صدیق کی وفات ۲۲ جمادی الثانی کو ہوئی تھی۔ہم انکا یہ دن مناتے ہیں۔حضرت عمرؓ کی شہادت یکم محرم کو ہوئی تھی۔حضرت عثمان ؓ کی شہادت ۱۸ ذوالحج کو ہوئی تھی۔حضرت علیؓ کی شہادت ۲۱ رمضان کو ہوئی تھی۔غوث اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ کی وفات ۱۱ ربیع الثانی کو ہوئی تھی۔ہم ان سب کو ایصالِ ثواب کرنے کیلیے دن مناتے ہیں۔تمام خلفاءِ راشدین کے دن ایک جیسی محبت کے ساتھ منانے چاہییں۔غوثِ اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ کے ایصالِ ثواب کیلیے جو دن مقرر ہے اسے گیارہویں شریف بھی کہتے ہیں۔

ہر شخص اپنے مرشد کے لیے اس طرح ایک دن منا سکتا ہے۔عرس کے دن قرآن خوانی،نعت خوانی،درود شریف اور استغفار پڑھنا اچھی بات ہے۔پھر ان چیزوں کا مرشد کو ایصالِ ثواب کرنا بھی اچھی بات ہے۔کھانے پینے کی چیزوں کا ایصالِ ثواب کرنا بھی اچھی بات ہے۔ محفل منعقد کر کے تلاوت،نعت خوانی اور تقریر کا بندوبست کرنا بھی اچھی بات ہے۔اچھے عالم کی تقریر سن کر لوگوں کو ہدایت ملتی ہے۔اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

عرس کے موقع پر شریعت کے خلاف کام نہیں کرنا چاہیے۔اس موقع پر ناچ گانا،تماشا کرانا اور عورتوں کا بے پردہ گھومنا بہت بُری بات ہے۔تلاوت،نعت اور دوسری عبادت اچھی باتیں ہیں۔ عرس کا دن عیش وعشرت کا دن نہیں بلکہ عبرت اور تعلیم حاصل کرنے کا دن ہوتا ہے،مریدین کی تربیت کا بہترین موقع ہوتا ہے۔

بزرگ لوگ اور مبلغِ اسلام اگر خود غلطی کریں تو عوام الناس کا بے تحاشا نقصان ہو جاتا ہے۔نیک لوگوں کی لغزش دین کو تباہ کر دیتی ہے۔

تیسرا باب

آداب واخلاق

تصوف کو ہی روحانیات یا اخلاقیات بھی کہہ سکتے ہیں۔تصوف کا معنی ہے پاکیزگی اور صفائی اختیار کرنا۔قرآن میں اس کے لیے تزکیہ کا لفظ استعمال ہوا ہے،تزکیہ کا معنی ہے پاک کرنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی یعنی وہ کامیاب ہوگیا جس نے پاکیزگی کو اختیار کیا(الاعلیٰ:۱۴)۔تزکیہ سے مراد نفس کی اصلاح ہے۔گناہوں سے توبہ کر کے تزکیہ میسر آتا ہے۔ حدیث شریف میں احسان کا لفظ استعمال ہوا ہے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم رب کی عبادت اس طرح کرو جیسے تم اسے دیکھتے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھتا ہے(بخاری:۵۰،مسلم :۹۳)۔تصوف کا موضوع توحید ہے۔تصوف اخلاص سکھاتا ہے اور ہر عمل میں للّٰہیت پیدا کرتا ہے۔

اللہ کے پیارے بندوں کو ولی کہتے ہیں۔یہ ولی ہماری راہنمائی کرتے ہیں۔ہمیں اچھا راستہ بتاتے ہیں۔یہ روحانی علم جانتے ہیں۔جس سے اصلاحِ نفس اور روحانی علم سیکھا جائے اسے مرشد کہتے ہیں۔جس سے کتابی علم سیکھا جائے اسے استاد کہتے ہیں۔ہر مسلمان کا کوئی نہ کوئی مرشد اور کوئی نہ کوئی استاد ہونا چاہیے۔مرشد میں چار شرائط کا پایا جانا ضروری ہے: اس کا عقیدہ صحیح ہو اور وہ خالص اہل سنت ہو،وہ عالم ہو،وہ باعمل ہو،اسے اس کے مرشد نے اجازت دی ہو۔

پانچ وقت کی نماز،تہجد کی نماز،تہجد کے وقت ایک تسبیح استغفار،روزانہ ایک پارہ تلاوتِ قرآن پاک،صبح وشام اللہ کا ذکر اور دلائل الخیرات پڑھنا وظائف کا بہترین مجموعہ ہے۔

کم کھانا،کم بولنا،کم سونا اور نیک لوگوں میں بیٹھنا انسان کو ولی بنا دیتا ہے۔ہر کام اور ہر عبادت کسی غرض کے لیے نہیں بلکہ اللہ کی رضا کے لیے کرنا چاہیے۔ریاکاری شرک کی ایک پوشیدہ قسم ہے،نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے دکھاوا کرتے ہوئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا،جس

نے دکھاوا کرتے ہوئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوا کرتے ہوئے خیرات کی اس نے شرک کیا (مسندِ احمد : ۱۷۱۴۵)۔ نیز فرمایا: جسکے دل میں رائی کے برابر بھی تکبر ہے وہ جنت میں نہیں جائے گا (مسلم: ۲۶۶)۔ نیز فرمایا: حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے (ابوداؤد: ۴۹۰۳)۔

صوفیاء کسی پر بوجھ نہیں بنتے، ہر کسی کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ مشکلات پر صبر کرنا، لوگوں کی غلطیاں معاف کرنا، ظلم برداشت کرنا اور ہر کسی کی خدمت کرنا انسان کو بہت جلد ولی بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا، اسی پر یقین رکھنا اور اسی کی رضا پر راضی رہنا یکسوئی فراہم کرتا ہے اور ولایت کے مزید اونچے درجے تک پہنچا دیتا ہے۔

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بشر! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہارے زمانے کے لوگوں میں اونچا مرتبہ کیوں دیا؟ حضرت بشر نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری سنت پر چلنے کی وجہ سے، نیک لوگوں کی خدمت کی وجہ سے، اپنے ساتھیوں کو نصیحت کرنے کی وجہ سے اور میرے صحابہ اور اہلِ بیت سے محبت کرنے کی وجہ سے (رسالہ قشیریہ صفحہ ۳۱)۔

محافل میں دف کا استعمال اور ناچ منع ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اَمَرَنِی رَبِّیْ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ یعنی مجھے میرے رب نے موسیقی کے آلے توڑ دینے کا حکم دیا ہے (مسندِ احمد: ۲۲۱۱۹)۔

قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ:

ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَ الْمَعَازِفُ یعنی گانے بجانے والی عورتیں اور موسیقی کے آلے سرِ عام آ جائیں گے (ترمذی حدیث: ۲۲۱۱)۔

☆......☆......☆

چوتھا باب

پیارے نبی ﷺ کی پیاری باتیں

(اَلْاَرْبَعِیْنُ مِنْ تَعْلِیْمَاتِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ ﷺ)

اپنی نیت کو درست رکھنا چاہیے

(1)۔عَنْ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: **اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ** (بخاری حدیث:۱،۵۴، مسلم حدیث:۴۹۲۷)۔

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

(2)۔عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: **اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ** (مسلم:۶۵۴۳، ابن ماجہ:۴۱۴۳)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تمہاری شکلوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں کو اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

(3)۔ **عَن اَبِی ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ مِمَّا یُبْتَغٰی بِہٖ وَجْہُ اللّٰہِ لَا یَتَعَلَّمُہٗ اِلَّا لِیُصِیْبَ بِہٖ عَرَضاً مِنَ الدُّنْیَا لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّۃِ یَومَ الْقِیَامَۃِ** (مسند احمد حدیث:۸۴۷۸، ابوداؤد حدیث:۳۶۶۴، ابن ماجہ حدیث:۲۵۲)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم اللہ کی رضا کیلئے حاصل کی جانے والی چیز ہے، مگر جس نے دنیا کمانے کیلئے علم سیکھا وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔

علم حاصل کرنا فرض ہے

(4)۔عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: **طَلَبُ الْعِلمِ فَرِیضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَ وَاضِعُ الْعِلْمِ عِندَ غَیرِ اَھْلِہٖ کَمُقَلِّدِ الْخَنَازِیْرَ الْجَوَاھِرَ وَاللُّؤْلُوءَ وَالذَّھَبَ**

(ابن ماجہ حدیث: ۲۲۴)۔

ترجمہ: حضرت انس ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور نااہل کے سامنے علم کی بات رکھنے والا ایسے ہے جیسے خنزیر کے گلے میں ہیرے، موتی اور سونا پہنانے والا۔

(5)۔عَنْ مَعَاوِيَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَإِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي (بخاری حدیث:۷۱، مسلم حدیث:۲۳۸۹،۴۹۵۶)۔

ترجمہ: حضرت معاویہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ جسکے حق میں بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے، اور بے شک میں تقسیم کرنیوالا ہوں اور اللہ دیتا ہے۔

اسلام کے بنیادی عقائد

سورۃ النساء:۔ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَى رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا** (١٣٦)۔

ترجمہ: اے ایمان والو! مانو اللہ کو اور اس کے رسول کو اور اس کتاب کو جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کی اور اس کتاب کو جو اس سے پہلے نازل کی، اور جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور آخرت کے دن کا انکار کرے گا وہ دور کی گمراہی میں پڑ گیا۔

(6)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْإِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَالْيَومِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ (مسلم حدیث:۹۳، ابوداؤد حدیث:۴۶۹۵، ترمذی حدیث :۲۶۱۰، سنن النسائی حدیث: ۴۹۹۱، ابن ماجۃ حدیث: ۶۳)۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اسکے فرشتوں پر، اسکے رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور خیر اور شر کی تقدیر پر ایمان لاؤ۔

اب کوئی نبی نہیں بنے گا

(7)۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيباً مِّنْ ثَلاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ(بخاری حدیث:۳۶۰۹ ،مسلم حدیث:۷۳۴۲،ترمذی حدیث:۲۲۱۸)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس کے قریب جھگڑالو جھوٹے پیدا نہ ہوں گے، ان میں سے ہر ایک رسالت کا دعویٰ کرے گا۔

اللہ کے حبیب کا ادب کرو اور آپ سے محبت رکھو

سورۃ الحجرات:۔ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ، اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ . يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ . اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ، لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ(۱۔۳)۔

ترجمہ: اے ایمان والو! نہ آگے بڑھو اللہ اور اسکے رسول سے اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ (سب کچھ) خوب سننے والا بہت جاننے والا ہے۔ اے ایمان والو! اس نبی کی آواز پر اپنی آوازیں بلند نہ کرو اور انکے سامنے زیادہ بلند آواز سے بات نہ کرو، ایک دوسرے کے ساتھ تمہارے بلند آواز سے باتیں کرنے کی طرح۔ (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے عمل ضائع ہو جائیں اور تمہیں شعور (بھی) نہ ہو۔ بے شک جو لوگ اللہ کے رسول کے پاس اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں وہی ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کیلئے پرکھ لیا ہے۔ ان کیلئے بخشش اور بہت بڑا ثواب ہے۔

(8)۔ عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُونَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ(بخاری حدیث:۱۵، مسلم حدیث:۱۶۹)۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص اس

وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اسکے والد، اسکے بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

شانِ صحابہ واہلِ بیت علیہم الرضوان

سورۃ الاحزاب:۔ **یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا. وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا(۳۲،۳۳)۔**

ترجمہ: اے نبی کی (پاک) بیویو تم عورتوں میں سے کسی کی مثل نہیں اگر اللہ سے ڈرتی ہو (اور یقیناً ڈرتی ہو) تو (پس پردہ مردوں سے بضرورت) بات کرنے میں (ایسا) نرم لہجہ اختیار نہ کرنا کہ جسکے دل میں بیماری ہے وہ طمع کرنے لگے اور دستور کے مطابق (اچھی) بات کرنا۔اور ٹھہری رہو اپنے گھروں میں اور نہ بے پردہ ہو پرانی جاہلیت کی بے پردگی کی طرح اور نماز پڑھتی اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرتی رہو اللہ یہی ارادہ فرماتا ہے کہ اے رسول کے گھر والو تم سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور فرمادے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر کے خوب پاکیزہ کردے۔

سورۃ التوبہ:۔ **السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ(۱۰۰)۔**

ترجمہ: سبقت لے جانے والے پہلے لوگ جو مہاجرین اور انصار ہیں اور جنہوں نے نیک کاموں میں ان کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لیے جنتیں تیار کیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہی بڑی کامیابی ہے۔

(9)۔عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِی رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: **لَاتَسُبُّوا اَصْحَابِی، فَلَو اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهْبًا ، مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِم وَلَا نَصِیفَهٗ** (بخاری حدیث:۳۶۷۳، مسلم حدیث:۶۴۸۸، ابوداؤد حدیث:۴۶۵۸، ترمذی حدیث:۳۸۶۱، ابن ماجہ حدیث:۱۶۱)۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷜ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو گالی مت دو، اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو ان میں سے کسی ایک کے مُد، یا اسکے نصف کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ (مُد سے مراد رطل کا تیسرا حصہ جو ہیں، مد تقریباً ایک کلوگرام کے برابر ہے)۔

(10)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِي اَصْحَابِي، اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِي اَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِي فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي اَحَبَّهُمْ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي اَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُم فَقَد آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَد آذَى اللّٰهَ، وَمَنْ آذَى اللّٰهَ فَيُوشِكُ اَن يَاخُذَهُ (ترمذی حدیث: ۳۸۶۲)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مغفل ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا، میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ میرے بعد انہیں اپنی تنقید کا نشانہ مت بنانا، جس نے ان سے محبت رکھی تو میرے ساتھ محبت کی وجہ سے اِن سے محبت رکھی اور جس نے اِن کے ساتھ بغض رکھا تو میرے ساتھ بغض کی وجہ سے اِن سے بغض رکھا، جس نے انہیں اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی اللہ اُس پر ضرور گرفت کرے گا۔

(11)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُم وَاَحِبُّونِي بِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوا اَهْلَ بَيْتِي بِحُبِّي (ترمذی حدیث رقم: ۳۷۸۹)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ سے محبت کرو اس لیے کہ وہ تمہیں رزق دیتا ہے اور اللہ کی خاطر مجھ سے محبت کرو اور میری خاطر میرے اہلِ بیت سے محبت کرو۔

گمراہی سے بچنے کا فارمولا

(12)۔ عَنِ الْعِرْبَاضِ بنِ سَارِيَةَ ﷜ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَومٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ، فَوَعَظَنَا مَوعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ،

فَقَالَ رَجُلٌ یَارَسُولَ اللّٰہِ کَاَنَّ ھٰذِہٖ مَوعِظَۃُ مُوَدِّعٍ ، فَاَوصِنَا ، فَقَالَ: **اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ وَاِنْ کَانَ عَبْدًا حَبَشِیًّا ، فَاِنَّہٗ مَنْ یَعِشْ مِنْکُمْ بَعْدِی فَسَیَرٰی اِخْتِلَافًا کَثِیرًا فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِی وَسُنَّۃِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ ، تَمَسَّکُوا بِھَا وَعَضُّوا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ ، وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُورِ ، فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ ، وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ** (مسند احمد حدیث:۱۷۱۴۹،ابوداؤدحدیث:۴۶۰۷،ترمذی حدیث :۲۶۷۶،ابن ماجہ حدیث:۴۲)۔سَنَدُہٗ صَحِیحٌ

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر اپنا چہرۂ اقدس ہماری طرف کرلیا اور ہمیں بڑا زبردست وعظ فرمایا جس سے آنکھیں آنسو بہانے لگیں اور دلوں پر لرزہ طاری ہوگیا۔ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ایسے لگتا ہے کہ یہ خطاب آخری ہے۔ آپ ہمیں وصیت فرمائیں۔ فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ ناک کٹا حبشی کیوں نہ (تمہارا امیر) ہو۔ تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہا وہ جلد ہی بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا۔ تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاءِ راشدین کی سنت پر عمل کرو۔ اسکے ساتھ چمٹے رہو اور اسے مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ نئے نئے کاموں سے بچ کے رہنا۔ ہر نئی چیز (جس کی اصل دین میں نہ ہو یا وہ خلافِ سنت ہو) بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

شریعت کے ماخذ قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس

سورۃ النساء:۔ **اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ ، اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِہٖ ، اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیْعاً بَصِیْراً. یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ، فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ، ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلاً** (۵۸۔۵۹)۔

ترجمہ: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم ادا کرو امانتیں امانت والوں کو اور یہ کہ جب تم فیصلہ کرو لوگوں

کے درمیان تو فیصلہ کرو عدل کیساتھ، بے شک اللہ تمہیں کیا ہی اچھی نصیحت فرماتا ہے، بے شک اللہ بہت سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور انکی جو تم میں سے امر والے ہوں پھر اگر تم جھگڑا کرو کسی چیز میں تو اسے لٹا دو اللہ اور اسکے رسول کیطرف اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ اور قیامت کے دن پر، یہ بہتر ہے اور اسکا انجام سب سے اچھا ہے۔

سورۃ النساء:۔ **وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ، وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ جَآءُوۡكَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰهَ وَاسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيۡمًا. فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوۡكَ فِيۡمَا شَجَرَ بَيۡنَهُمۡ ثُمَّ لَا يَجِدُوۡا فِيۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيۡتَ وَ يُسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا(٦٤،٦٥)۔**

ترجمہ: اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اسلیے کہ اسکی فرمانبرداری کی جائے اللہ کے حکم سے، جب یہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر لیں تو آپکے پاس آ جائیں اور اللہ سے معافی مانگیں اور رسول بھی اِن کیلئے معافی مانگے تو اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا مہربان پائیں گے۔تو (اے محبوب) آپکے رب کی قسم یہ لوگ مسلمان نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ حاکم مانیں آپ کو ہر اس جھگڑے میں جو ان کے درمیان پیدا ہو، پھر نہ پائیں وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی ہر اس فیصلے سے جو آپ نے کیا اور بخوشی دل سے مان لیں۔

(13)۔عَنۡ مُعَاذِ بنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَهٗ اِلَی الۡيَمَنِ ، قَالَ: **كَيۡفَ تَقۡضِی اِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَآءٌ** ؟ قَالَ اَقۡضِی بِكِتَابِ اللّٰهِ ، قَالَ: **فَاِنۡ لَّمۡ تَجِدۡ فِی كِتَابِ اللّٰهِ؟** قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: **فَاِنۡ لَّمۡ تَجِدۡ فِی سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ** ؟ قَالَ اَجۡتَهِدُ رَأۡيِی وَلَا اٰلُو قَالَ: فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی صَدۡرِهٖ وَ قَالَ: **اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللّٰهِ لِمَا يَرۡضٰی بِهٖ رَسُولُ اللّٰهِ** (ابوداؤد:۳۵۹۲،ترمذی:۱۳۲۷،سنن الدارمی:۱۷۰)۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تو فرمایا: جب تمہارے سامنے کوئی مقدمہ آئے گا تو کس طرح فیصلہ کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ کی کتاب سے۔فرمایا: اگر اللہ کی کتاب میں نہ پاؤ گے تو پھر؟ عرض کیا رسول اللہ ﷺ کی سنت سے۔ فرمایا: اگر رسول اللہ کی سنت میں بھی نہ پاؤ تو پھر؟ عرض کیا پھر اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور کوئی کسر نہیں چھوڑوں گا۔راوی فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے انکے سینے پر ہاتھ مارا۔اور فرمایا

اللہ کا شکر ہے جس نے اللہ کے رسول کے نمائندے کو ایسی بات کی توفیق بخشی جو رسول کو پسند ہے۔

(14)۔عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: **اِنَّ اُمَّتِي لَا تَجْتَمِعُ عَلٰى ضَلَالَةٍ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْاِخْتِلَافَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ** (ابن ماجہ: ۳۹۵۰)۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ جب تم اختلاف دیکھو تو تم پر لازم ہے کہ بڑے گروہ کے ساتھ ہو جاؤ۔

اسلام کی بنیادی چیزیں پانچ ہیں

(15)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَ صَومِ رَمَضَانَ** (بخاری حدیث: ۸، مسلم حدیث: ۱۱۴، ترمذی حدیث: ۲۶۰۹)۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ یہ گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

اسلام کا امتیاز اور شناخت قائم رکھو

(16)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **مَنْ تَشَبَّهَ بِقَومٍ فَهُوَ مِنْهُمْ** (مسند احمد حدیث: ۵۱۱۴، ابوداؤد حدیث: ۴۰۳۱)۔حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی قوم سے مشابہت کی وہ انہیں میں سے ہے۔

ذکر، درود اور استغفار کی اہمیت

(17)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَخْبِرْنِي بِشَيءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ: **لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ** (ترمذی حدیث: ۳۳۷۵، ابن ماجہ حدیث: ۳۷۹۳)۔ صحیح غریب

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بسر ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ، اسلام کے احکام مجھے کثرت سے نظر آتے ہیں۔ مجھے کوئی ایسی بات فرمائیں جس پر عمل کروں۔ فرمایا: تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے۔

(18)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: **اَولَی النَّاسِ بِی یَومَ القِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلوٰۃً (ترمذی حدیث: ۴۸۴، شعب الایمان للبیہقی حدیث: ۱۵۶۳)۔**

ترجمہ: حضرت ابنِ مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میرے سب سے قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہوگا۔

(19)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: **مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰہُ لَہٗ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ مَخْرَجاً وَمِنْ کُلِّ ھَمٍّ فَرَجاً وَرَزَقَہٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ (مسند احمد حدیث: ۲۲۳۸، ابوداؤد حدیث: ۱۵۱۸، ابن ماجۃ حدیث: ۳۸۱۹)۔**

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے استغفار کو لازم پکڑا اللہ اسے ہر تنگی سے نکال دے گا اور اسے ہر غم سے آزاد کر دے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔

حقوق العباد کی ادائیگی

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ. یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْراً مِّنْھُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُنَّ خَیْراً مِّنْھُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ، بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ . یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْراً مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضاً ، اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتاً فَکَرِھْتُمُوْہُ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَ جَعَلْنٰکُمْ شُعُوْباً وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ، اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ، اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ (الحجرات: ۱۰۔۱۳)۔

ترجمہ: یقیناً اسکے سوا کچھ نہیں کہ سب مسلمان (آپس میں) بھائی ہیں تو اپنے بھائیوں میں صلح کراؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم رحم کیے جاؤ۔اے ایمان والو! مردوں کا کوئی گروہ دوسرے گروہ کا مذاق نہ اڑائے بعید نہیں کہ وہ ان (مذاق اڑانے والوں) سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کا (مذاق اڑایا کریں) عجب نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور آپس میں طعنہ زنی نہ کیا کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے بلاؤ کیا ہی برا نام ہے ایمان کے بعد فاسق کہلانا، اور جو لوگ توبہ نہ کریں تو وہی ظلم کرنے والے ہیں۔اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو، بے شک بعض گمان گناہ ہیں اور (عیبوں کی) جستجو نہ کرو اور ایک دوسرے کی غیبت (بھی) نہ کرو، کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ تو تم اس سے (انتہائی) کراہت (محسوس) کرتے ہو اور اللہ سے ڈرتے ہو، بے شک اللہ توبہ کو بہت قبول کرنے والا ہے بے حد رحم فرمانے والا ہے۔اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا کیا اور ہم نے تمہیں (مختلف) بڑی قومیں اور قبیلے بنایا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، بے شک اللہ کے نزدیک زیادہ بزرگی والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہو، بے شک اللہ خوب جاننے والا اچھی طرح خبر دار ہے۔

(20)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخطِ الوَالِدِ** (ترمذی حدیث:۱۸۹۹)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔

(21)۔عَنْ رَبِيعَةَ السَّاعِدِی رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَآئَهٗ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ اَبَوَيَّ شَيْءٌ اَبَرُّهُمَا بِهٖ بَعْدَ مَوتِهِمَا، قَالَ: **نَعَمْ، اَلصَّلٰوةُ عَلَيهِمَا وَالْإِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عَهدِهِمَا مِنْ بَعدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحْمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ اِلَّا بِهِمَا وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا** (ابوداؤد حدیث: ۵۱۴۲، ابن ماجہ حدیث: ۳۶۶۴)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ آپ ﷺ کے پاس بنی سلمہ کا ایک آدمی آیا۔عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میرے ماں باپ کی

موت کے بعد نیکی کا کوئی طریقہ رہ گیا ہے جو میں ان کے ساتھ کرسکوں؟ فرمایا: ہاں۔ان پر نمازِ جنازہ،ان کے لیے استغفار،ان کے بعد ان کے کیے ہوئے وعدوں کی وفا،رشتہ داروں کے وہ تعلقات جو ان کی وجہ سے قائم تھے اور ان کے دوست کا احترام۔

(22)۔عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْب عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : **مُرُوا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَیْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِینَ وَفَرِّقُوا بَیْنَهُمْ فِی الْمَضَاجِعِ** (ابوداؤدحدیث:۴۹۵،ترمذی حدیث:۴۰۷)۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب کہ وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب دس سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز نہ پڑھنے پر سزا دو اور انہیں الگ الگ بستروں پر سلاؤ۔

(23)۔عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : **مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَهٗ ، وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُؤْذِ جَارَهٗ ، وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیراً اَوْ لِیَصْمُتْ** (بخاری:۶۰۱۸،مسلم:۱۷۳)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا احترام کرے اور جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ دے اور جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے یا پھر چپ رہے۔

(24)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : **اِنَّ مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِینَ اِیْمَاناً اَحْسَنَهُمْ خُلُقاً وَاَلْطَفَهُمْ بِاَهْلِهٖ** (ترمذی حدیث:۲۶۱۲،مسند احمد حدیث :۲۴۲۵۹)۔الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومنوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ ہے جو ان میں سب سے اچھے اخلاق والا ہے اور اپنے گھر والوں کے لیے سب سے زیادہ نرم دل ہے۔

(25)۔عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : **اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ ؟**

قَالُوا : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ، قَالَ: **ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ** ، قِيْلَ : اَفَرَأَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: **اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ ، فَقَدْ بَهَتَّهٗ** (مسلم حدیث: ۲۵۹۳)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: تیرے بھائی کا ایسا ذکر جسے وہ ناپسند کرے۔ عرض کیا گیا حضور کیا فرماتے ہیں کہ جو کچھ میں کہوں وہ میرے بھائی میں موجود ہو تو پھر؟ فرمایا: تم نے جو کہا اگر وہ اس میں موجود ہے تو تم نے اس کی غیبت کی، اور اگر وہ اس میں نہیں ہے تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔

(26)۔ عَنْ اَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **اَتَدْرُوْنَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی** ؟ قَالَ قَائِلٌ اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ ، وَ قَالَ قَائِلٌ اَلْجِهَادُ ، قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : **اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی اَلْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ** (مسند احمد حدیث: ۲۱۳۶۱، ابوداؤد حدیث: ۴۵۹۹)۔

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا ہے۔ کسی نے کہا نماز اور زکوٰۃ، کسی نے کہا جہاد۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا عمل اللہ کی خاطر محبت اور اللہ کی خاطر دشمنی ہے۔

(27)۔ عَنْ اَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : **اِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ ، جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ ، فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ** (بخاری حدیث: ۳۰، ۲۵۴۵، مسلم حدیث: ۴۳۱۳، ابوداؤد حدیث: ۵۱۵۷، ۵۱۵۸، ترمذی حدیث: ۱۹۴۵، ابن ماجہ حدیث: ۳۶۹۰)۔

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے ماتحت تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ نے انہیں تمہارا دستِ نگر بنایا ہے۔ جسکے ماتحت اس کا بھائی ہو تو جو کچھ خود کھاتا ہے اس میں سے اسے کھلائے اور جو کچھ خود پہنتا ہے اس میں سے اسے پہنائے۔ اور ان سے انکی برداشت سے زیادہ کام مت لو۔ اور اگر زیادہ کام لو تو انکی مدد کرو۔

(28)۔عَنْ شَدَّادِ بنِ اَوسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلیٰ کُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتلَةَ وَاِذَا ذَبَحتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَ وَلْیُحِدَّ اَحَدُکُمْ شفْرَتَہٗ فَلْیُرِحْ ذَبِیحَتَہٗ (مسلم حدیث: ۵۰۵۵، ابوداؤد حدیث: ۲۸۱۵، ترمذی حدیث: ۱۴۰۹، ابن ماجہ حدیث: ۳۱۷۰، نسائی حدیث: ۴۴۱۳)۔

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان فرض کیا ہے۔ جب تم قتل کرو تو احسان کے طریقے سے قتل کرو، جب تم ذبح کرو تو احسان کے طریقے سے ذبح کرو۔ آدمی کو چاہیے کہ اپنی چھری تیز کر لے اور اپنے ذبیحہ کو آسانی فراہم کرے۔

اچھا اخلاق مسلمان کی شناخت ہے

سورۃ الفرقان:۔ وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْناً وَّ اِذَا خَاطَبَھُمُ الْجٰھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰماً . وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّداً وَّ قِیَاماً . وَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَھَنَّمَ اِنَّ عَذَابَھَا کَانَ غَرَاماً . اِنَّھَا سَآءَ تْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَاماً . وَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَ کَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَاماً . وَ الَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھاً آخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَاماً . یُّضٰعَفْ لَہُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ یَخْلُدْ فِیْہٖ مُھَاناً . اِلَّا مَنْ تَابَ وَ آمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنٰتٍ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْراً رَّحِیْماً. وَ مَنْ تَابَ وَ عَمِلَ صَالِحاً فَاِنَّہٗ یَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ مَتَاباً . وَ الَّذِیْنَ لَا یَشْھَدُوْنَ الزُّوْرَ وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا کِرَاماً . وَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْھَا صُمًّا وَّ عُمْیَاناً. وَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَاماً . اُولٰٓئِکَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَیُلَقَّوْنَ فِیْھَا تَحِیَّةً وَّ سَلٰماً . خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ، حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَاماً . قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْ لَا دُعَآؤُکُمْ فَقَدْ کَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ یَکُوْنُ لِزَاماً(٦٣۔٧٧)۔

ترجمہ: اور رحمٰن کے (خاص) بندے (وہ ہیں) جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور جاہل لوگ جب ان

سے بات کرتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں بس (ہمارا) سلام۔اور جو اپنے رب کے لیے سجدہ اور قیام کرتے ہوئے رات گزار دیتے ہیں۔اور جو کہتے ہیں اے ہمارے رب (آنیوالے) جہنم کا عذاب ہم سے پھیر دے، بے شک اسکا عذاب چمٹ جانے والی مصیبت ہے۔ بے شک وہ ٹھہرنے اور رہنے کی بہت بری جگہ ہے۔اور وہ لوگ جو خرچ کرتے وقت نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی سے کام لیتے ہیں اور انکا خرچ کرنا زیادتی اور کمی کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔اور جو اللہ کیساتھ دوسرے کسی معبود کی پوجا نہیں کرتے اور اس جان کو قتل نہیں کرتے جسکا قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے لیکن حق کیساتھ اور بدکاری نہیں کرتے اور جو ایسا کرے وہ اپنے کیے کی سزا پائے گا۔قیامت کے دن اسکو دوہرا عذاب دیا جائے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ذلیل وخوار رہے گا۔لیکن جو (مرنے سے پہلے) توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور اچھے کام کرے تو اللہ ان لوگوں کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے۔اور جس نے توبہ کی اور نیک کام کیے تو اس نے اللہ کی طرف وہ رجوع کیا جو رجوع کا حق ہے۔اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہ دیں اور جب بیہودہ مشغلے پر گزریں تو بزرگی کیساتھ گزر جائیں۔اور وہ لوگ کہ جب انہیں اللہ کی آیتوں کے ساتھ نصیحت کیجائے تو ان پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گر پڑتے۔اور جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا دے۔وہی لوگ ہیں جنہیں انکے صبر کے صلہ میں جنت کا بالا خانہ دیا جائے گا اور وہاں دعا اور سلام کیساتھ ان کا استقبال کیا جائے گا۔(وہ) اس میں ہمیشہ رہیں گے (بہت) اچھی ہے ٹھہرنے کی جگہ اور (بہت عمدہ) قیام گاہ۔فرما دیجیے! میرے رب کو تمہاری کوئی پرواہ نہیں اگر تم اسکی عبادت نہ کرو۔ پھر بے شک تم نے جھٹلایا تو اب (اس جھٹلانے کا) عذاب (ہمیشہ کے لیے تم پر) لازم رہے گا۔

سورۃ لقمان:۔ وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ هُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ . وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْناً عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِیْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَيْكَ اِلَیَّ الْمَصِيْرُ . وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْيَا مَعْرُوْفاً وَّ اتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ . يٰبُنَیَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ

حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ، اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ . يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ . وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحاً ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ . وَ اقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ، اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ (۱۳۔۱۹)۔

ترجمہ: اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا، بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ اور ہم نے آدمی کو اس کے والدین کے بارے میں (نیکی کا) حکم فرمایا اس کی ماں نے اسے (پیٹ میں) اٹھایا کمزوری پر کمزوری برداشت کرتے ہوئے اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کر، میری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اور اگر وہ تجھ پر زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ اس چیز کو شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کی اطاعت نہ کر اور دنیا میں ان کی صحبت اختیار کر بھلائی کے ساتھ اور اس کی راہ پر چل جس نے میری طرف رجوع کیا، پھر تم سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے تو میں تمہیں خبر دوں گا جو کچھ تم کرتے تھے۔ (لقمان نے فرمایا) اے میرے بیٹے! بے شک اگر کوئی چیز رائی کے دانہ کے برابر (بھی) ہو پھر وہ کسی چٹان میں ہو یا آسمانوں یا زمینوں میں کہیں (چھپی ہوئی) ہو اللہ اسے لے آئے گا، یقیناً اللہ ہر باریکی کو خوب جاننے والا ہر چیز سے خوب خبردار ہے۔ اے میرے بیٹے! نماز قائم رکھ اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے روک اور جو تکلیف تجھے پہنچے اس پر صبر کر، بے شک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔ اور (تکبر کے ساتھ) لوگوں سے اپنا رخ نہ پھیر اور زمین میں اکڑتا ہوا نہ چل، بے شک اللہ کسی اکڑنے والے متکبر کو پسند نہیں فرماتا۔ اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر اور کچھ اپنی آواز پست کر، بے شک سب آوازوں میں سب سے بری آواز گدھوں کی ہے۔

(29)۔عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ ، قَالَ: اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَاحَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ (مسلم: ۶۵۱۶، ۶۵۱۷، ترمذی: ۲۳۸۹، سنن الدارمی: ۲۷۹۱، مسند احمد: ۱۷۶۵۱)۔

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے

بارے میں پوچھا تو فرمایا: نیکی اچھے اخلاق ہیں اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں چبھے اور تو نہ چاہے کہ لوگ اس سے آگاہ ہوں۔

(30)۔عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ (بخاری حدیث: ۱۳، مسلم حدیث: ۱۷۰)۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(31)۔ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ لَقِیتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَابْتَدَأْتُهُ فَأَخَذْتُ بِیَدِهٖ فَقُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِی بِفَوَاضِلِ الْأَعْمَالِ فَقَالَ یَا عُقْبَةُ صِلْ مَنْ قَطَعَکَ وَأَعْطِ مَنْ حَرَمَکَ وَأَعْرِضْ عَمَّنْ ظَلَمَکَ (مسند احمد حدیث: ۱۷۳۳۴)۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ملا، میں نے پہل کرتے ہوئے آپ کا ہاتھ مبارک پکڑ لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے افضل ترین اعمال کے بارے میں بتایئے۔ آپ نے فرمایا: اے عقبہ: جو تجھ سے تعلق توڑے تم اس سے تعلق جوڑو، اور جو تجھے محروم کرے تم اسے عطاء کرو، اور جو تم پر ظلم کرے تم اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرو۔

(32)۔ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَا اَیُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوْا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ ، فَهُوَ فِیْ نَفْسِهٖ صَغِیْرٌ ، وَ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ عَظِیْمٌ ، وَ مَنْ تَکَبَّرَ وَ ضَعَهُ اللّٰهُ ، فَهُوَ فِی اَعْیُنِ النَّاسِ صَغِیْرٌ ، وَ فِیْ نَفْسِهٖ کَبِیْرٌ ، حَتّٰی لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِمْ مِنْ کَلْبٍ اَوْ خِنْزِیْرٍ (شعب الایمان للبیہقی حدیث: ۸۱۴۰)۔

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منبر پر بیٹھ کر فرمایا: اے لوگو! عاجزی اختیار کرو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جس نے اللہ کیلئے عاجزی اختیار کی اللہ نے اسے بلند کر دیا، وہ اپنی نظروں میں چھوٹا ہوتا ہے مگر لوگوں کی نگاہوں میں عظیم ہوتا ہے، اور جس نے تکبر کیا اللہ نے اسے گرا دیا، وہ لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہوتا ہے مگر اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے، حتی کہ وہ لوگوں کے نزدیک کتے اور خنزیر سے بھی بدتر ہوتا ہے۔

اپنے کام سے کام رکھ

(33)۔عَن عَلِيّ بنِ الْحُسَيْنِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: **مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُ مَالَا یَعْنِیْہِ** (مؤطاامام مالک، کتاب حسن الخلق حدیث: ۳،ابن ماجۃ حدیث :۳۹۷۶،ترمذی حدیث:۲۳۱۷،۲۳۱۸،مسند احمد حدیث:۱۷۴۲)۔

ترجمہ: حضرت علی بن حسین ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ اس چیز کو ترک کردے جس سے اس کا تعلق نہیں۔

اللہ تعالٰی پر توکل کامیابی کی کنجی ہے

(34)۔عَن بُنِ عَبَّاس ﷺ قَالَ کُنتُ خَلفَ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ یوماً ، فَقَالَ: **یَا غُلَامُ ، اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ، اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدہُ تُجَاھَکَ ، وَاِذَا سَأَلتَ فَاسْأَلِ اللّٰہَ ، وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ، وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّۃَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَنفَعُوکَ بِشَیٌٔ لَمْ یَنفَعُوکَ اِلَّا بِشَیٌٔ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ لَکَ ، وَلَوِاجْتَمَعُوا عَلٰی اَنْ یَضُرُّوکَ بِشَیٌٔ لَمْ یَضُرُّوکَ اِلَّا بِشَیٌٔ قَدْ کَتَبَ اللّٰہُ عَلَیْکَ ، رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ** (ترمذی حدیث:۲۵۱۶،مسند احمد حدیث:۲۶۷۳)۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! اللہ کو یاد رکھو وہ تجھے یاد رکھے گا۔ اللہ کو یاد رکھ تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ جب تو سوال کرے تو اللہ سے سوال کر، جب تو مدد مانگے تو اللہ سے مدد مانگ، اور جان لے کہ اگر تمام لوگ تمہیں فائدہ پہنچانے پر متفق ہو جائیں تو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچا سکتے سوائے اسکے جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے اور اگر سارے لوگ تجھے نقصان پہنچانے پر متفق ہو جائیں تو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے اسکے جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے۔ قلم اٹھا لیے گئے ہیں اور تحریریں خشک ہو چکی ہیں۔

دنیا میں دل مت لگاؤ

(35)۔عَن ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ اَخَذَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ بِبَعضِ جَسَدِی ، فَقَالَ: **کُنْ فِی**

الدُّنیَا کَاَنَّکَ غَرِیبٌ اَوعَابِرُ سَبِیلٍ ، وَعُدَّ نَفسَکَ فِی اَھلِ القُبُورِ، فَقَالَ ابنُ عُمَرَ: اِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثُ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ ، وَ اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثَ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ ، وَ خُذْ مِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ ، وَ مِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ ، فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ يَا عَبْدَاللّٰہِ مَا سُمُكَ غَدًا(ترمذی حدیث: ۲۳۳۳،ابن ماجہ حدیث: ۴۱۱۴،مسند احمد حدیث: ۴۷۶۳)۔

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے جسم کو پکڑا اور فرمایا: دنیا میں اس طرح رہو جیسے تم بے وطن ہو یا مسافر ہو۔اور اپنے آپ کو اہل قبور میں شمار کرو،تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم صبح کرو تو اپنے آپ سے شام کی بات نہ کرو اور جب شام کرو تو اپنے آپ سے صبح کی بات نہ کرو،اپنے بیمار ہونے سے پہلے اپنی صحت سے فائدہ اٹھاؤ،اور اپنی موت سے پہلے اپنی زندگی سے فائدہ اٹھاؤ،اے اللہ کے بندے تجھے کچھ معلوم نہیں کل تمہارا نام کیا ہوگا؟

(36)۔ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ : **اِزْھَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبُّکَ اللّٰہُ وَازْھَدْ فِیمَا عِندَ النَّاسِ یُحِبُّکَ النَّاسُ** (ابن ماجہ حدیث: ۴۱۰۲)۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو جا اللہ تجھ سے محبت رکھے گا۔اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے نیاز ہو جا،لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔

(37)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، قَالَ : اَتَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ عَاشِرَ عَشَرَةٍ ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ ، فَقَالَ : يَا نَبِیَّ اللّٰہِ ، مَنْ اَكْيَسُ النَّاسِ وَاَحْزَمُ النَّاسِ ؟ قَالَ : **اَكْثَرُھُمْ ذِكْرًا لِلْمَوْتِ ، وَاَشَدُّھُمْ اِسْتِعْدَادًا لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَوْتِ ، اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْاَكْيَاسُ ، ذَھَبُوْا بِشَرْفِ الدُّنْیَا وَكَرَامَةِ الْآخِرَةِ** (المعجم الاوسط للطبرانی حدیث: ۶۴۸۸)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دسویں مہینے کی دس تاریخ کو حاضر ہوا،آپ کے پاس انصار میں سے ایک آدمی حاضر ہوا،اس نے عرض کیا یا نبی اللہ! سب لوگوں سے زیادہ سمجھدار اور سب سے زیادہ محتاط کون ہے؟ فرمایا: جو شخص اُن میں سب سے زیادہ موت کو یاد کرتا ہو اور سب سے زیادہ موت کیلیے تیار ہو اس سے پہلے کہ موت نازل ہو، وہی لوگ سب سے زیادہ سمجھدار ہیں،وہی دنیا کا شرف اور آخرت کی کرامت پا گئے ہیں۔

(38)۔عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ مَسۡعُوۡدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعۡتُ نَبِیَّکُمۡ ﷺ یَقُولُ مَنۡ جَعَلَ الۡھُمُومَ ھَمّاً وَاحِداً ھَمَّ اٰخِرَتِہٖ ،کَفَاہُ اللّٰہُ ھَمَّ دُنۡیَاہُ ، وَمَن تَشَعَّبَتۡ بِہِ الۡھُمُومُ اَحۡوَالَ الدُّنۡیَا لَمۡ یُبَالِ اللّٰہُ فِی اَیِّ اَوۡدِیَتِھَا ھَلَکَ (ابن ماجہ:۲۵۷،شعب الایمان للبیہقی:۱۸۸۸)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے تمہارے نبی ﷺ سے سنا ہے فرمایا: جس نے اپنی تمام ہمت ایک آخرت کے مشن پر لگادی اللہ اس کی دنیاوی مہمات میں خود کفایت فرمائے گا اور جس نے دنیا کے احوال کے پیچھے اپنی ہمت بکھیر دی اللہ کو کچھ پرواہ نہیں، دنیا کی جس وادی میں چاہے بھٹک کر ہلاک ہوجائے۔

(39)۔عَنۡ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نِعۡمَتَانِ مَغۡبُونٌ فِیھِمَا کَثِیرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّۃُ وَالۡفَرَاغُ (بخاری حدیث:۶۴۱۲)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں بے شمار لوگ غفلت کا شکار ہیں: صحت اور فرصت۔

حرام مت کھاؤ، تمہارا رزق تمہاری تلاش میں ہے

(40)۔عَنۡ اَبِی ھُرَیۡرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ : اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ لَا یَقۡبَلُ اِلَّا طَیِّباً وَاِنَّ اللّٰہَ اَمَرَ الۡمُؤۡمِنِینَ بِمَا اَمَرَ بِہِ الۡمُرۡسَلِینَ ، فَقَالَ یَا اَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَ اعۡمَلُوا صَالِحاً وَ قَالَ تَعَالٰی یَا اَیُّھَا الَّذِیۡنَ آمَنُوا کُلُوا مِنَ الطَّیِّبَاتِ مَا رَزَقۡنٰکُمۡ ثُمَّ ذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیۡلُ السَّفَرَ ، اَشۡعَثَ اَغۡبَرَ یَمُدُّ یَدَیۡہِ اِلَی السَّمَآءِ یَا رَبِّ یَا رَبِّ وَمَطۡعَمُہٗ حَرَامٌ وَمَشۡرَبُہٗ حَرَامٌ وَمَلۡبَسُہٗ حَرَامٌ وَغُذِّیَ بِالۡحَرَامِ ، فَاَنّٰی یُسۡتَجَابُ لِذٰلِکَ (مسلم حدیث:۲۳۴۶، ترمذی حدیث:۲۹۸۹، سنن الدارمی حدیث:۲۷۱۹، مسند احمد حدیث:۸۳۶۹)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: بے شک اللہ پاک ہے اور صرف پاک چیز کو قبول فرماتا ہے۔ اللہ نے مومنوں کو اسی چیز کا حکم دیا ہے، جس کا حکم رسولوں کو دیا ہے۔ فرمایا: اے رسولو! پاک چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے

ایمان والواُن پاک چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں رزق دیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس آدمی کا تذکرہ فرمایا جو لمبا سفر کرتا ہے۔ بکھرے ہوئے غبار آلود بالوں والا اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بڑھاتا ہے اور کہتا ہے اے میرے رب، حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے، اس کا لباس حرام ہے اور وہ حرام سے پلا ہے پھر اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔

(41)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ ، وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ ، إِلا قَدْ أَمَرْتُكُمْ بِهِ ، وَلَيْسَ شَيْءٌ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ ، وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ ، وَإِنَّ الرُّوحَ الأَمِينَ نَفَثَ فِي رُوعِي ، أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ ، وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ ، وَلا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ أَنْ تَطْلُبُوهُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ ، فَإِنَّهُ لا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ إِلَّا بِطَاعَتِهِ (شرح السنة للبغوی حدیث:۴۱۱۱، شعب الایمان للبیہقی حدیث:۱۰۳۷۶)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگوں ہر وہ چیز جو تمہیں جنت کے قریب لے جاتی ہے اور آگ سے دور لے جاتی ہے میں نے تمہیں اس کا حکم دے دیا ہے، اور ہر وہ چیز جو تمہیں آگ کے قریب لے جاتی ہے اور جنت سے دور کرتی ہے اس سے میں نے تمہیں منع کر دیا ہے، بے شک روح الامین (یعنی حضرت جبریل علیہ السلام) نے میرے دل میں یہ بات پھونکی ہے کہ کوئی جاندار اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک وہ اپنا رزق مکمل نہ کر لے۔ خبردار! اللہ سے ڈرو، اور اللہ سے خوبصورتی کے ساتھ مانگو، اگر رزق ملنے میں تاخیر ہو جائے تو یہ تاخیر تمہیں اللہ کی نافرمانی پر آمادہ نہ کرے، بلاشبہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے اسے صرف اطاعت سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(42)۔ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ اَجَلُهُ (حلیۃ الاولیاء ۶/۸۶)۔

ترجمہ: حضرت ابو درداء ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک رزق بندے کو اس طرح تلاش کرتا ہے جیسے اسے اس کی موت تلاش کرتی ہے۔

صرف حرام ہی نہیں بلکہ مشکوک چیز سے بھی بچو

(43)۔عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: **دَعْ مَا يُرِيبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيبُكَ ، فَاِنَّ الصِّدْقَ طَمَانِيْنَةٌ وَاِنَّ الْكِذْبَ رِيبَةٌ** (مسند احمد حدیث:۱۷۲۸، ترمذی حدیث:۲۵۱۸،نسائی حدیث:۵۷۱۱،سنن الدارمی حدیث:۲۵۳۵)۔

ترجمہ: حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث یاد کی: جو چیز یقینی ہو اس کے مقابلے پر اس چیز کو ترک کر دے جو تجھے شک میں ڈالے۔ پس بے شک سچائی اطمینان فراہم کرتی ہے اور جھوٹ شک میں ڈالتا ہے۔

داڑھی کی مسنون مقدار ایک مٹھی ہے

(44)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوا اللُّحٰى وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَجَّ اَوِاعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمَا فَضَلَ اَخَذَهٗ** (بخاری:۵۸۹۲،مسلم:۶۰۲،ابوداؤد:۴۱۹۹،نسائی:۵۲۲۶،مسند احمد:۵۱۳۴)۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: مشرکوں کی مخالفت کرو، داڑھی وافر مقدار میں رکھو اور مونچھوں کو چھوٹا کرو۔(اس حدیث شریف کے راوی) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی مبارک پر مٹھی رکھ کر فالتو داڑھی کاٹ دیتے تھے۔

فوت شدہ لوگوں کو ایصالِ ثواب

(45)۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : **اِذَا مَاتَ الْاِنسَانُ اِنْقَطَعَ عَنهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِن ثَلَاثَةٍ ، اِلَّا مِن صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَو عِلمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَو وَلَدٍ صَالِحٍ يَدعُو لَهٗ** (مسلم حدیث:۴۲۲۳،ترمذی حدیث:۱۳۷۶،نسائی حدیث:۳۶۵۱)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال اس سے منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین چیزوں کے۔صدقہ جاریہ کے یا علم کے

جس سے فائدہ اٹھایا جارہا ہے یا نیک اولاد کے جو اس کے لیے دعا کرے۔

دین کی تبلیغ اس امت کی خاص ذمہ داری ہے

(46)۔عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ یَقُولُ: **مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَراً فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهٖ ، فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ**

(مسلم حدیث: ۱۷۷، ابوداؤد حدیث: ۱۱۴۰، ترمذی حدیث: ۲۱۷۲، ابن ماجہ حدیث: ۴۰۱۳)۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو شخص برائی کو دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے روکے۔ پھر اگر اسکی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے روکے۔ پھر اگر اسکی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل میں برا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

(47)۔ عَبْدِ اللّٰہِ ابنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ وَالْمَرْأَةُ رَاعِیَةٌ عَلٰی اَهلِ بَیتِ زَوجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِیَ مَسْئُولَةٌ عَنهُمْ وَعَبدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَیِّدِهٖ وَهُوَ مَسئُولٌ عَنْهُ اَلَا فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۲۴۰۹، ۲۵۵۴، ۲۵۵۸، ۲۷۵۱، ۵۱۸۸، ۵۲۰۰، ۷۱۳۸، ابو داؤد حدیث رقم:۲۹۲۸]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار تم میں سے ہر ایک رعایا والا ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر والوں اور بچوں کی نگران ہے اسے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا اور آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال پر نگران ہے اسے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ خبردار تم میں سے ہر ایک رعایا والا ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

تحقیق کے بغیر حدیث بیان مت کرو

(48)۔ **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِتَّقُوْا الْحَدِیْثَ عَنِّی إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّداً فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَ فِی الْقُرْآنِ بِرَأْیِهٖ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ** [سنن الترمذی: ۲۹۵۱]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ فرمایا: میری حدیث بیان کرتے وقت سخت احتیاط کرو، وہی بات کہو جس کا تمہیں صحیح صحیح علم ہو، جس نے میرے بارے میں جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں سمجھ لے۔

آخری نبی ﷺ کی وصیتیں

(49)۔ عَنْ اَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ دَخَلْتُ عَلیٰ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ فَذَکَرَ الْحَدِیثَ بِطُولِہٖ اِلیٰ اَنْ قَالَ ، قُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ اَوصِنِی ، قَالَ: **اُوصِیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ فَاِنَّہٗ اَزْیَنُ لِاَمْرِکَ کُلِّہٖ** ، قُلْتُ زِدْنِی ، قَالَ: **عَلَیْکَ بِتِلَاوَۃِ الْقُرآنِ وَذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّہٗ ذِکْرٌ لَکَ فِی السَّمَاءِ وَنُورٌ لَکَ فِی الْاَرْضِ** ، قُلْتُ زِدْنِی ، قَالَ: **عَلَیْکَ بِطُولِ الصَّمْتِ فَاِنَّہٗ مَطْرَدَۃٌ لِلشَّیْطَانِ وَعَونٌ لَکَ عَلیٰ اَمْرِ دِیْنِکَ** ، قُلْتُ زِدْنِی ، قَالَ : **اِیَّاکَ وَکَثْرَۃَ الضِّحْکِ فَاِنَّہٗ یُمِیْتُ الْقَلْبَ وَیَذْھَبُ بِنُورِ الْوَجْہِ** ، قُلْتُ زِدْنِی ، قَالَ : **قُلِ الْحَقَّ وَ اِنْ کَانَ مُرّاً** ، قُلْتُ زِدْنِی ، قَالَ: **لَا تَخَفْ فِی اللّٰہِ لَومَۃَ لَائِمٍ** ، قُلْتُ زِدْنِی ، قَالَ: **لِیَحْجُزْکَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِکَ** (شعب الایمان للبیہقی حدیث: ۴۹۴۲)۔

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آگے آپ نے لمبی حدیث بیان فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ فرمایا: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے نصیحت فرمائیں۔ فرمایا: میں تجھے اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ یہ چیز تمام معاملات کی زینت ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: قرآن کی تلاوت اور اللہ عزوجل کا ذکر لازم پکڑ، یہ تیرے لیے آسمان میں ذکر کا سبب ہے اور زمین میں تیرے لیے نور ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: دیر تک خاموش رہا کرو۔ یہ چیز شیطان کو بھگانے والی ہے اور تیرے دینی معاملات میں تیری مددگار ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: زیادہ ہنسنے سے بچو، زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے اور چہرے کا نور ختم کر دیتی ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: حق کہو خواہ کڑوا ہو۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے مت ڈر۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: جو کچھ تو اپنے بارے میں جانتا ہے وہ تجھے لوگوں کے

خلاف بولنے سے روکے رکھے۔

(50)۔عَنْ مُعَاذِ بنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْيَمَنِ ، خَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوصِيهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِي تَحتَ رَاحِلَتِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ اِنَّكَ عَسٰى اَنْ لَا تَلقَانِي بَعدَ عَامِي هٰذَا وَلَعَلَّكَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي هٰذَا وَقَبرِي فَبَكىٰ مُعَاذٌ جَشَعاً لِفِرَاقِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ نَحوَالمَدِينَةِ ، فَقَالَ اِنَّ اَولَى النَّاسِ بِيَ الْمُتَّقُونَ مَنْ كَانُوا وَحَيثُ كَانُوا (مسند احمد حدیث: ۲۲۱۱۳)۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ﷺ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تو رسول اللہ ﷺ انہیں نصیحتیں فرماتے ہوئے انکے ساتھ نکلے۔معاذ سواری پر تھے اور رسول اللہ ﷺ انکی سواری کے ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: اے معاذ شاید تم آئندہ سال مجھ سے نہ مل سکو اور شاید تم میری اس مسجد کے پاس سے گزرو تو یہاں میری قبر ہو۔ یہ سن کر معاذ رسول اللہ ﷺ کے فراق کے جوش میں رونے لگے۔ پھر آپ ﷺ پلٹے اور مدینہ کی طرف منہ کر کے فرمایا : لوگوں میں میرے سب سے زیادہ قریب وہی لوگ ہیں جو متقی ہیں، کوئی بھی ہوں کہیں بھی ہوں۔

(51)۔ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ : كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : اَلصَّلٰوۃَ ، اَلصَّلٰوۃَ ، اِتَّقُوا اللّٰهَ فِيْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (مسند احمد حدیث: ۵۸۷)۔

ترجمہ: سیدنا علی المرتضٰی ﷺ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کا آخری کلام یہ تھا: میں تمہیں نماز کی وصیت کرتا ہوں، میں تمہیں نماز کی وصیت کرتا ہوں اور غلاموں کے بارے میں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

☆......☆......☆

حضرت لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو نصیحت

۱۔ اے میرے بیٹے! اللہ عزوجل کی معرفت حاصل کر۔
۲۔ جو نصیحت اور وعظ تو دوسروں کو کرے اس پر خود بھی خصوصاً عمل کر۔
۳۔ اگلے کی سمجھ کے مطابق بات کر۔
۴۔ ہر آدمی کی قدر و منزلت کو پہچان۔
۵۔ اپنے راز کی حفاظت کر۔
۶۔ سمجھدار اور دانا لوگوں کو دوست بنا۔
۷۔ اصلاح کرنے والے دانا آدمی سے مشورہ کر۔
۸۔ بات دلیل سے کر۔
۹۔ جوانی کو غنیمت جان۔
۱۰۔ جوانی کے دنوں میں دو جہان کے کام سنوار۔
۱۱۔ دوست اور دشمن سے خندہ پیشانی سے مل۔
۱۲۔ ماں اور باپ کو غنیمت سمجھ۔
۱۳۔ استاد کو بہترین باپ شمار کر۔
۱۴۔ آمدنی کے مطابق خرچ کر۔
۱۵۔ ہر کام میں میانہ روی اختیار کر۔
۱۶۔ مہمان کی خدمت کا حق ادا کر۔
۱۷۔ کسی کے گھر جائے تو زبان اور نگاہ کی حفاظت کر۔
۱۸۔ لباس اور جسم کو پاک رکھ۔
۱۹۔ بیٹے کو علم اور ادب سکھا۔
۲۰۔ رات کو بات کرو تو آہستہ کرو اور دن میں بولو تو چاروں طرف نگاہ کر کے بولو۔
۲۱۔ کم کھانا، کم سونا اور کم بولنا اپنی عادت بنا۔
۲۲۔ جو چیز اپنے لیے پسند نہیں کرتے اسے دوسروں کے لیے بھی پسند مت کر۔

۲۳۔ جو کام تم نے نہیں کیا اسے اپنا کارنامہ بنا کر بیان مت کر۔

۲۴۔ اپنے سے بڑوں سے مذاق نہ کر۔

۲۵۔ بزرگ آدمی سے لمبی بات مت کر۔

۲۶۔ عوام کو گستاخی مت سکھا۔

۲۷۔ حاجت مند کو مایوس مت کر۔

۲۸۔ کسی کو دوسروں کے سامنے شرمندہ نہ کر۔

۲۹۔ اپنے منہ سے اپنی تعریف نہ کر۔

۳۰۔ بات کرتے وقت ہاتھ نہ ہلا۔

۳۱۔ فوت شدہ لوگوں کو برے لفظوں سے یاد نہ کر۔

۳۲۔ جہاں تک ہو سکے جھگڑا کھڑا مت کر۔

۳۳۔ دنیا کی خاطر اپنے آپ کو مشکلات میں مت ڈال۔

۳۴۔ بزرگوں کے آگے آگے مت چل۔

۳۵۔ دائیں بائیں مت دیکھ، نظر زمین پر رکھ۔

۳۶۔ مہمان سے کام نہ لے۔

۳۷۔ دیوانے یا مجذوب سے بات نہ کر۔

۳۸۔ تکبر مت کر۔

۳۹۔ زندگی اس طرح گزار کہ: اللہ تعالیٰ کے ساتھ صدق رکھ، اپنے نفس پر قہر کر، خلق کے ساتھ انصاف کر، بزرگوں کی خدمت کر، چھوٹوں پر شفقت کر، درویشوں پر سخاوت کر، دوستوں کو نصیحت کر، دشمنوں سے حلم اور نرمی کر، جاہلوں کے سامنے خاموش رہ اور علماء کے سامنے عاجزی کر۔

۴۰۔ خاموشی کے سات فائدے ہیں: یہ بغیر بناوٹ کے زینت ہے، بغیر بادشاہی کے ہیبت ہے، بغیر محنت کے عبادت ہے، بغیر دیوار کے حصار ہے، بغیر خوف کے بے نیازی ہے، کراماً کاتبین سے فراغت ہے، عیبوں پر پردہ ہے۔ (پند نامہ صفحہ ۵۰۔۵۱۔۵۲)۔

وَ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ